ماہنامہ

آئینہ انجمن

شعبان المعظم، 1446ھ، فروری 2025ء

شمارہ نمبر: 72

021 - 34993436 - 7

www.quranacademy.edu.pk

مرکزی دفتر انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی، رجسٹرڈ B - 375 علامہ شبیر احمد عثمانیؒ روڈ، بلاک 6، گلشن اقبال، کراچی

آئینۂ انجمن

اس شمارے میں

01 فرمان باری تعالیٰ و فرمان نبوی ﷺ
- - - 02

02 رمضان کی آمد اور اسرائیل غزہ جنگ بندی
ڈاکٹر انوار علی ابرار 03

03 حمد باری تعالیٰ و نعت رسول پاک ﷺ
محمد تابش صدیقی / مسرور کیفی 05

04 ملفوظات صدر مؤسس انجمن خدّام القرآن
ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ 06

05 اقتباس نگران انجمن خدّام القرآن
شجاع الدین شیخ 07

06 قرآن حکیم کی صرفی و نحوی تحلیل
عاطف محمود 08

07 مرحوم ظفر سعید۔۔ اللہ کو پیارے ہوئے
مفتی امان اللہ قائم خانی 10

08 تربیت اولاد (دوسری قسط)
راشد افتخار 12

09 دجال اور سورۃ الکہف (دوسری قسط)
حافظ حذیفہ محمود 15

10 حیا بمقابلہ بے حیائی (تیسری قسط)
حافظ ریان بن نعمان 19

11 ماہ شعبان کے فضائل و احکام
محمد ایاز ایوب 21

12 رزق میں برکت کے اسباب
مفتی مسعود الرحمن 25

13 شان ابو التراب رضی اللہ عنہ
حافظ عبد الرافع ماجد 27

14 انجمن خدّام القرآن کے تحت جاری سرگرمیاں
ماہانہ رپورٹ 30

فرمانِ الٰہی جل جلالہ و فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ (آل عمران: 92)

ترجمہ: "ہر گز حاصل نہ کرسکو گے نیکی یہاں تک کہ تم خرچ کرو اس چیز میں سے جسے تم پسند کرتے ہو۔"

تشریح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عام طور پر اعلیٰ سے اعلیٰ چیز خدا کی راہ میں خرچ کرتے تھے۔ تاہم ضروری ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ تھوڑا ہو یا زیادہ ایمان، اسلام اور اطاعت کے جذبہ سے ہو گا تو قبولیت کے درجہ کو پہنچے گا۔ اور اس کا اجر بھی اعلیٰ درجے کا ہو گا۔ یہاں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ خرچ کا تعلق صرف مال کے ساتھ ہی نہیں بلکہ جو بھی کسی کے پاس محبوب چیز ہے، اس کی قربانی دے کر اعلیٰ مرتبہ حاصل کرسکتا ہے۔ اگر کسی شخص کو جاہ اور حکومت پیاری ہے تو اس کو قربان کرنا ہو گا اور اس کی صورت یہ ہے کہ اپنے عہدہ اور منصب کے ذریعے مخلوق خدا کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے اور اپنے ذہن سے ظالم اور جابر حاکم کا زعم نکال دے، یہی اس کی قربانی ہے۔ اگر کوئی حاکم کسی کا جائز کام نہیں کرتا، ناجائز ذرائع سے مال اکٹھا کرتا ہے اپنے آرام و آسائش کی فکر میں رہتا ہے، جو کوئی کوٹھی، کار، خادم اور دیگر آرام و آسائش کے پیچھے پڑا رہتا ہے تو اسے اعلیٰ درجے کی نیکی کہاں حاصل ہو سکتی ہے، اسے تو یہ چیزیں قربان کرنا ہوں گی۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے کہا ہے

ہیچ خیر از مردک زر کش مجو
لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا

(تفسیر معالم العرفان۔۔ مولانا صوفی عبد الحمید سواتی رحمۃ اللہ علیہ)

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: "مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ." (سنن الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی کے حسن اسلام کی ایک علامت یہ ہے کہ لا یعنی باتوں کو ترک کردے۔

تشریح: انسان اس دنیا میں عمل کے لیے بھیجا گیا ہے ایسا عمل جس میں اس کی دنیا اور آخرت کی فلاح مضمر ہو انسان کی زندگی مختصر ہے اور اس کو ایک محدود فرصت عمل دستیاب ہے وہ اگر اسے لا یعنی اور فضول باتوں میں صرف کردے گا تو اس محدود مدت میں ان کے اعمال میں کمی واقع ہو گی جو اس کی زندگی سنوارنے اور اس کی آخرت کو کامیاب بنانے میں مفید ہو۔ اس لیے تقاضائے فہم و دانش یہ ہے کہ آدمی ان باتوں سے احتراز کرے جو غیر مفید اور غیر ضروری ہوں خواہ ان کا تعلق افعال سے ہو یا عمل سے۔ انسان کے لیے ضروری ہے کہ ان امور مہمہ کو انجام دینے میں اپنی صلاحیت اور وقت کو صرف کرے جن میں اس کی معاش اور معاد کی اصلاح ہو۔ کمالات علمیہ اور فضائل علمیہ کے حصول میں مصروف ہو اور اعمال صالحہ میں اپنے اوقات صرف کرے تاکہ اللہ کے یہاں سرخرو اور کامیاب ہو اور ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرے کہ اس سے کوئی فضول بات یا غیر ضروری کام تو سرزد نہیں ہو گیا۔

(خیر الصالحین شرح ریاض الصالحین۔۔۔ مولانا ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ)

رمضان کی آمد اور اسرائیل غزہ جنگ بندی

ڈاکٹر انوار علی ابرار

مدیر تعلیم انجمن خدام القرآن، سندھ کراچی

رمضان کی آمد قریب ہے۔ رسول اللہ ﷺ رمضان سے پہلے ہی رمضان کی تیاری فرماتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ترغیب و تشویق دلاتے۔ وہ مہینہ جس میں رحمت الٰہی کے خزانے لٹائے جاتے ہیں، مغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ، جب نفل کا اجر فرض کے برابر اور فرض کا اجر ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے، جس مہینے کی ایک رات کی عبادت کا اجر ایسا کہ کوئی ایک ہزار راتوں کی عبادت میں بھی وہ اجر نہ پا سکے۔ یہ روح کی آبیاری کا مہینہ ہے، یہ روح کی بالیدگی کا موسم ہے، یہ اپنی روحانیت کو مضبوط کرنے کا سنہرا موقع ہے جو رب کی طرف سے اپنے بندوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ ایک طرف خوش قسمت ترین ہیں وہ لوگ جو اس مہینے کو اپنی مغفرت کا ذریعہ بنا لیں لیکن بد قسمت ترین ہیں وہ بدبخت جو اس مہینے کو ضائع کر ڈالیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے آمین کہا تھا اس بددعا پر جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دی تھی اس شخص کو جو اس مہینے کو پائے اور اپنی بخشش نہ کروا سکے۔

اتنا بڑا اور اہم موقع اس بات کا غماز ہے کہ اس کے استقبال کی تیاری کی جائے۔ کسی بھی ریس میں جیتنے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ اس کی پریکٹس ہو۔ نیند سے اٹھ کر اچانک کسی بھی کام کو انجام نہیں دیا جاسکتا۔ شعبان کا مہینہ اسی لیے اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں رمضان کی تیاری ہوتی ہے۔ جو لوگ شعبان کا مہینہ ضائع کر دیتے ہیں ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ رمضان کی آمد پر جوش وخروش سے عبادات شروع تو کرتے ہیں لیکن بہت ہی جلد تھک کر پیچھے ہو جاتے ہیں اور آغاز میں بھری ہوئی نظر آنے والی مساجد چند ہی دنوں کے بعد دوبارہ خالی ہو جاتی ہیں اور کچھ لوگ اگر پورا رمضان محنت کر بھی لیں تو رمضان کے فوراً بعد دنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر ساری محنت برباد کر دیتے ہیں۔ لہٰذا اصل موقع تو اب ہے کہ شعبان کے مہینے میں خوب ہمت کر کے فرائض کے علاوہ نوافل کا اہتمام اور ذکر واذکار کی کثرت کی جائے اور استقامت کے ساتھ عبادات پر وقت لگایا جائے۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ رمضان تک پہنچتے پہنچتے اس کی عادت پختہ ہوگی اور محض وقتی جذبہ کے تحت چند دن کا جوش نہیں بلکہ محبت اور استقامت کے جذبے کے ساتھ رمضان کے ایام ملیں گے ان شاء اللہ۔ دوسری طرف شعبان اور رمضان دو ماہ کی عبادات کا تسلسل آگے بھی جاری رہے گا اور اس کے اثرات پورے سال نظر آئیں گے۔

دوسری اہم بات جس کے حوالے سے آج کل کافی جوش وخروش دکھائی دے رہا ہے وہ اسرائیل اور غزہ کی جنگ بندی کا معاملہ ہے۔ جن لوگوں نے 07 اکتوبر 2023ء کو حماس کے حملہ پر شور برپا کیا تھا وہ یہ بھول گئے تھے کہ یہ جنگ حماس نے شروع نہیں کی بلکہ دنیا بھر کے صیہونیوں نے ان کے سر پر تھوپی ہے۔ یہ لوگ ان مظلوم فلسطینیوں کو جو گزشتہ 100 سال سے جاری جنگ میں بطور انسان جینے کا حق بھی کھو چکے ہیں اور غاصبانہ قبضہ کر کے انہیں ان کے گھروں سے بے دخل کر دیا گیا ہے، یہ حق بھی دینے کو تیار نہیں کہ وہ ان درندوں کو منہ توڑ جواب دے سکیں جو ان کے بچوں کے قاتل ہیں۔ آج اسی طرح کے نامعقول لوگ اس عارضی جنگ بندی کو مسئلے کا حل سمجھ رہے ہیں۔ ہر چند کہ اس حالیہ جنگ میں جو کم و بیش ایک سال چار ماہ جاری رہی، معنوی اور عملی فتح حماس کو ملی ہے۔ اسرائیل! جو اپنے سپر پاور ہونے کے زعم میں مبتلا اور دنیا کی سب سے مضبوط جنگی طاقت ہونے کا دعوے دار تھا، صرف اور صرف مظلوم عورتوں اور بچوں پر ہی اپنا زور چلا سکا اور حماس کے چند مجاہدین نے صرف اپنے عزم اور ایمان کے سہارے اس ناپاک ریاست کو اس کے تمام طاقتور ترین دوستوں سمیت ذلیل و رسوا کر دیا۔ البتہ اس بات کو یاد رکھیں کہ فلسطین پر اسرائیل کا ناپاک وجود

اب بھی موجود ہے اور مسجد اقصیٰ ابھی بھی اس کے ناجائز قبضے میں ہے۔ امریکہ کی نئی انتظامیہ نئے گل کھلانے کے موڈ میں نظر آتی ہے اور ایک سیاسی سازش نظر آرہی ہے۔ جس میں ایک طرف مظلوموں کا خیر خواہ ہونے کا ڈرامہ کر کے ان سے تعمیر کے بہانے ان کے گھر خالی کروائے جا رہے ہیں دوسری طرف میڈیا وار خوب زوروں سے جاری ہے اور دنیا بھر کا دجالی میڈیا حماس کو ظالم دہشت گرد اور اسرائیل اور اسرائیلیوں کو مظلوم امن پسند ثابت کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ شکوہ تو اپنوں سے ہے جو بے حسی کی تصویر بنے بیٹھے ہیں اور تر نوالہ بن کر اغیار کے دانتوں تلے خوشی سے چبائے جا رہے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق کو پہچان کر اس کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

روداد برائے دورہ مدارس دینیہ

حافظ حذیفہ محمود

قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں قرآن فہمی کورس میں زیر تعلیم سال دوم کے طلباء جنوری 2025ء کی صبح 9 بجے علوم اسلامیہ کے مختلف مراکز کے علمی و تفریحی دورے پر روانہ ہوئے۔ ہماری پہلی منزل گلشن اقبال میں واقع عظیم ادارہ "جامعہ ابی بکر" تھی۔ ہم ٹھیک ساڑھے نو بجے جامعہ میں پہنچے۔ ہمیں یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ادارے کے ڈائریکٹر (مہتمم) اور ناظم تعلیمات ہمارے استقبال کے لیے خود تشریف لائے اور اول دو طرفہ تعارفی نشست ہوئی پھر چائے اور ریفریشمنٹ کے ذریعے ہمارا اکرام کیا گیا۔ بعد ازاں تمام کلاسز جامعہ میں موجود لائبریری، دارالاقامہ وغیرہ کا دورہ کروایا گیا، جہاں الحمد للہ مکمل عربی ماحول دیکھنے کو ملا۔ ان کا یہ عمل یقیناً حوصلہ افزا اور دیگر مدارس کے لیے لائق تقلید ہے۔ آخر میں مہتمم ادارہ نے ہمیں جامعہ کی لائبریری میں موجود ہاتھ سے لکھے ہوئے قدیم علمی نسخے دکھائے جنھیں دیکھ کر طبیعت خوش ہو گئی۔ پھر ہم ان سے اجازت لے کر اپنی دوسری منزل کورنگی کے مصروف علاقے میں قائم عظیم الشان دینی ادارے "جامعہ دارالعلوم کراچی" کی جانب روانہ ہوئے۔ دارالعلوم پہنچ کر سکیورٹی کے سخت انتظامات کی جانب توجہ ہوئی تو اس تلخ حقیقت کا احساس ہوا کہ اس شہر میں ہونے والی بدامنی میں علماء اور مشائخ کا دامن ہی قربانیوں سے پُر نظر آتا ہے۔ بہر حال سب سے پہلے تو ہم جامعہ کے دفترِ تعلیمات پہنچے، جہاں ہماری ملاقات ہمارے رہبر نہایت ملنسار قاری عبد الرحمن صاحب دامت برکاتہم سے ہوئی۔ جنہوں نے ہمیں نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ جامعہ کے شعبہ حفظ، دارالاقامہ، مکتبہ علمیہ، جامع مسجد، دارالافتاء الغرض تمام جامعہ کا مکمل دورہ کروایا۔ دارالعلوم کا ہر شعبہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہاں موجود ہر فرد خوب عرق ریزی اور مکمل جانفشانی کے ساتھ خدمتِ دین میں مصروف عمل ہے۔ دارالافتاء کا نظام افتاء اور استفتاء بہت عمدہ لگا۔ خصوصاً ان کے فتاویٰ محفوظ رکھنے کا عمل دیکھ کر ہم ششدر رہ گئے۔ اس موقع پر دارالعلوم کی نظافت وصفائی کا ذکر نہ کرنا میرے خیال سے ناانصافی ہو گی۔ پورے دارالعلوم میں صفائی کا ایک ایسا نظام تشکیل دیا گیا ہے کہ 72 ایکڑ پر محیط اس وسیع و عظیم گلشن میں کہیں دھول مٹی کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ یہاں پر موجود ہر چیز ایک دلکش منظر پیش کر رہی تھی۔ اخیر میں ہمیں دارالعلوم کے قدیم و جدید قبرستان کا دورہ کروایا گیا۔ جہاں پر ایسی عظیم الشان اور مبارک ہستیاں آرام فرما ہیں جن کی حیاتِ مبارکہ علوم دینیہ کی نشر و اشاعت میں صرف ہوئی۔ یقیناً ان کا بدلہ بہترین اجر اور خوب سارے صدقہ جاریہ کی صورت میں انہیں مل رہا ہو گا۔ ہمارے رہبر قاری عبد الرحمان صاحب نے دورے کے اختتام پر ہمیں مطبخ (کچن) کا دورہ کروایا، جہاں ہمارے لیے ظہرانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ مطبخ کا حسن انتظام یعنی نظم و ضبط، صفائی ستھرائی اور عزت و اکرام کے ساتھ طلبہ کرام کو کھانا پیش کرنا کوئی ان سے سیکھے۔ بہر حال ہمیں جامعہ کی مسجد میں نماز ظہر ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نماز کے بعد رہبر کا شکریہ ادا کر کے ہم اگلی منزل کی جانب رواں دواں ہو گئے۔ اب ہماری آخری منزل اسلاف کی روایات کے امین، فقید المثال دینی ادارہ "جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ یوسف بنوری ٹاؤن" تھی۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں ہمارا استقبال قائم مقام ناظم تعلیمات حضرت مولانا اکرام اللہ صاحب نے کیا۔ انہوں نے تفصیلی دورہ کے لیے تخصص سال اول کے طالب مولانا محمد واصف صاحب کو ہماری رہبری کے لیے تعینات کیا، جنہوں نے ہمیں جامعہ کا تفصیلی دورہ کروایا۔ الحمد للہ! تمام مدارسِ دینیہ کے جملہ شعبہ جات کو دیکھ کر دلی خوشی اور اطمینان ہوا کہ جہاں باطل اسلام کے چراغ کو اپنی پھونکوں سے مٹانے کی ناپاک کوشش کر رہا ہے تو وہیں اسلاف کے محافظ بھی اس ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو جلائے ہوئے ہیں۔ اللہ کریم تمام دینی مراکز و مصادر کو تاقیامت یوں ہی جاری و ساری رکھے، اور ان کی رونقوں میں خوب اضافہ فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ
و
نعتِ رسولِ پاک ﷺ

خالق کن فکاں، مالک دو جہاں — کوئی کیسے کرے حمد کامل بیاں
تیری ہی کبریائی کا اعلان اذاں — ہے ترا ذکر ہی ہر گھڑی، ہر زماں
ہے خدائی تری موسموں سے عیاں — ہو وہ گرما و سرما، بہار و خزاں
تو جو چاہے، برسنے لگیں بدلیاں — تو نہ چاہے تو پیاسا رہے ہر کنواں
ہے سبق یہ ہی قرآن میں بے گماں — صرف تیری رضا ہے کلید جناں
کامیابی اسی میں ہے تابشؔ نہاں — ذکر ہر دم اسی کا ہو ورد زباں

محمد تابش صدیقی

نعتِ رسولِ پاک ﷺ

سرکار کا دربار مرے پیش نظر ہو — کیا بات ہے اس وقت اگر آنکھ بھی تر ہو
جب چاہوں مدینے سے بلاوا مجھے آجائے — اتنا تو خداوندا! دعاؤں میں اثر ہو
جس وقت جہاں دل نے کہا نعت کہی ہے — ایسا بھی نہیں اس میں کوئی میرا ہنر ہو
انجم کی ضیائیں ہیں کہیں حسن قمر ہے — ممکن ہے مدینے کی یہی راہگزر ہو
راتیں تو مدینے میں گزاری ہیں بہت سی — ایسی بھی کوئی رات ہو جس کی سحر نہ ہو
قدموں میں محمد کے بکھر جاؤں کسی دن — قسمت سے کوئی معجزہ مسرورؔ گر ہو

مسرور کیفی

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

دنیا کی سب سے بڑی نعمت

یہ قرآن سب سے بڑی نعمت کیوں ہے؟ دراصل ہمارا نعمتوں کا تصور دولت، شہرت، اقتدار، جائیداد، اولاد، صحت وغیرہ تک محدود ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی شے بھی نعمت نہیں ہے، نعمت صرف ایک ہے اور وہ ہدایت ہے۔ ہدایت ہوگی تو دولت بھی نعمت ہے، صحت بھی نعمت ہے، ہدایت کی بنا پر آپ دولت اور صحت سے نیکیاں کمائیں گے۔ اور اگر ہدایت نہیں ہے تو اسی صحت کی بنیاد پر بدمعاشیاں کریں گے۔ تو ظاہر ہے کہ ایسی صحت نعمت نہیں بلکہ زحمت ہے۔ ہدایت ہے تو زندگی نعمت ہے، زندگی کا ایک ایک لمحہ نعمت ہے، ہدایت نہیں ہے تو زندگی لعنت ہے۔ ہدایت ہے تو اولاد نعمت ہے، اسے آپ دین کے کام میں لگائیں گے اور اسے صدقۂ جاریہ بنائیں گے۔ ہدایت نہیں ہے تو اولاد لعنت ہے جو آپ کے لیے عذاب کا باعث بنے گی۔ آپ نے حرام کے ذریعے سے جو کچھ کما کر جمع کیا ہے اس کو اللوں تللوں میں اُڑائے گی اور ان کی بدمعاشیوں کا حساب آپ کے کھاتے میں جمع ہوتا رہے گا۔

(دنیا کی عظیم ترین نعمت، قرآن حکیم)

اقتباس نگرانِ انجمن خدام القرآن، کراچی

شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ

عبادت کا صحیح تصور

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 56) "اور میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر صرف اس لیے کہ وہ میری بندگی کریں۔" آج عبادت کا تصور بہت محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور عمرہ کر لیا تو بس عبادت کا حق ادا ہو گیا۔ بعض تو جمعہ کی دو رکعت تک محدود ہو چکے ہیں۔ حالانکہ عبادت کا تصور صرف چند عقائد، عبادات اور رسومات تک محدود نہیں ہے بلکہ عبادت پوری زندگی میں اپنے رب کی بندگی کا نام ہے۔ مسجد میں دوران نماز ہم اللہ کے سامنے جھکتے ہیں تو مسجد سے باہر بھی اسی اللہ کے سامنے جھکنے اور اس کی فرمانبرداری کرنے کا نام عبادت ہے۔ جو کام اللہ کی فرمانبرداری میں اور اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے وہ احسن عمل ہے۔ بصورت دیگر چاہے کوئی کتنے ہی اچھے اعمال کرلے لیکن نیت میں اللہ کی رضا اور دل میں ایمان نہیں ہے تو وہ اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔ پھر یہ کہ صاحبِ ایمان بھی اگر کوئی کام بغیر اخلاص کے کرتا ہے تو وہ بھی قابل قبول نہیں ہے۔ کوئی اللہ کی راہ میں خوب خرچ کر رہا ہے مگر مال حرام سے خرچ کر رہا ہے تو اس کا کوئی اجر نہیں ہے۔ بہرحال یہ دنیا کی زندگی امتحان ہے کہ کون اللہ کی بندگی (عبادت) میں زندگی گزارتا ہے اور کون سرکشی اور بغاوت کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ (ندائے خلافت، جنوری 2025ء، خطاب جمعہ، مسجد جامع القرآن، لاہور)

قرآن حکیم کی منتخب سورتوں کی صرفی و نحوی تحلیل

سورۃ الملک

عاطف محمود

ناظم تعلیم واستاذ، قرآن اکیڈمی یاسین آباد

سورۃ الملک (آیت 16 تا 18)

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾

ترجمہ: کیا تم بے خوف ہو گئے ہو اس سے جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے اور وہ یکایک لرزنے لگے۔

لغوی وصرفی تحقیق:

اَمِنْتُمْ	ء م ن (س)	فعل ماضی معروف	صیغہ جمع مذکر حاضر	تم بے خوف ہو گئے
يَّخْسِفَ	خ س ف (ض)	فعل مضارع معروف	صیغہ واحد مذکر حاضر	وہ دھنسا دے
تَمُوْرُ	م و ر (ن)	فعل مضارع معروف	صیغہ واحد مؤنث غائب	وہ لرزنے لگے

نحوی ترکیب:

ءَ	اَمِنْتُمْ	مَّنْ	فِي السَّمَآءِ	اَنْ	يَّخْسِفَ	بِكُمُ	الْاَرْضَ
حرف استفہام			جار+مجرور	مصدریہ		جار+مجرور	
		اسم موصول	صلۃ الموصول		فعل مضارع+فاعل (ھو)	متعلق	مفعول
		مبدل منہ		جملہ فعلیہ (بدل)			
	فعل ماضی+فاعل (أنتم)	مفعول					
جملہ فعلیہ انشائیہ							

فَاِذَا	هِيَ	تَمُوْرُ
اذا فجائیہ		فعل مضارع+فاعل (ھی)
	مبتدا	خبر
	جملہ اسمیہ خبریہ	

آیت نمبر 17:

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾

ترجمہ: کیا تم بے خوف ہو گئے ہو اس سے جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیج دے؟ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میرا خبردار کرنا کیسا تھا!

لغوی وصرفی تحقیق:

يُّرْسِلَ	ر س ل (افعال)	فعل مضارع معروف	صیغہ واحد مذکر غائب	وہ بھیج دے
حَاصِبًا	ح ص ب (ض)	اسم الفاعل	صیغہ واحد مذکر	کنکریاں اڑانے والی تیز ہوا

تَعْلَمُوْنَ	ع ل م (س)	فعل مضارع معروف	صیغہ جمع مذکر حاضر	تم سب جان لو گے
نَذِیْرِ	ن ذ ر (س)	اسم المبالغہ بمعنی مصدر	صیغہ واحد مذکر	خبردار کر دینا

نحوی ترکیب :

اَمْ	اَمِنْتُمْ	مَّنْ	فِی السَّمَآءِ	اَنْ	یُّرْسِلَ	عَلَیْکُمْ	حَاصِبًا
حرف عطف			جار+مجرور	مصدریہ		جار+مجرور	
		اسم موصول	صلۃ الموصول		فعل مضارع+فاعل (ھو)	متعلق	مفعول
		مبدل منہ		جملہ فعلیہ (بدل)			
	فعل ماضی+فاعل (اَنْتم)	مفعول					
جملہ فعلیہ انشائیہ							

فَ	سَ	تَعْلَمُوْنَ	کَیْفَ	نَذِیْرِ
حرف عطف	حرف استقبال			مضاف+مضاف الیہ (ی) محذوف
			خبر مقدم	مبتداء مؤخر
		فعل مضارع+فاعل (اَنْتم)	مفعول	
	جملہ فعلیہ خبریہ			

آیت نمبر 18 :

وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾

ترجمہ : اور یقیناً ان سے پہلے والوں نے بھی جھٹلایا تھا، تو کیسا ہوا (ان پر) میرا عذاب ؟

لغوی و صرفی تحقیق :

کَذَّبَ	ک ذ ب (تفعیل)	فعل ماضی معروف	صیغہ واحد مذکر غائب	اس نے جھٹلایا
کَانَ	ک و ن (ن)	فعل ناقص	صیغہ واحد مذکر غائب	وہ تھا
نَکِیْرِ	ن ک ر (س)	اسم المبالغہ	صیغہ واحد مذکر	عبرتناک سزا، عذاب

نحوی ترکیب :

وَ	لَقَدْ	کَذَّبَ	الَّذِیْنَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ	فَ	کَیْفَ	کَانَ	نَکِیْرِ
حرف عطف	لام قسم+حرف تحقیق				مضاف+مضاف الیہ	حرف عطف	خبر کان مقدم	فعل ناقص	مضاف+ مضاف الیہ
				جار	مجرور		جملہ فعلیہ خبریہ		
			اسم موصول	صلۃ الموصول					
		فعل ماضی	فاعل						
	جملہ فعلیہ (جواب قسم)								

(جاری ہے۔۔۔)

مرحوم ظفر سعید۔ اللہ کو پیارے ہوئے

مفتی امان اللہ قائم خانی

استاذ و مسؤل شعبہ تصنیف و تالیف، قرآن اکیڈمی، یاسین آباد

آتی رہے گی ترے انفاس کی خوشبو
گلشن تری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں پہلی منزل سے نیچے گیٹ کی طرف جاتے ہوئے دائیں ہاتھ پر موجود ایک کمرے سے ایک پر نور شخصیت کی محبت بھری یہ آواز اکثر سنائی دیتی کہ مفتی صاحب ذرا تشریف رکھیں، آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ عام طور تو جب کوئی انسان اپنے کاموں میں منہمک ہو تو اسے کوئی دوسرا شخص اپنی طرف بلائے تو عجیب سا تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ مگر اس شخصیت کی وجاہت، جمال اور محبت مجھے ہر کام سے غافل کر دیتی اور ایسا لگتا کہ شاید میں اس جگہ ان سے ملنے کو ہی آیا تھا۔ اور یوں چند سیکنڈ کی نیت سے بیٹھنے کے باوجود بعض اوقات بہت سا وقت ان کے ساتھ بیت جاتا مگر جانے کیا سحر انگیزی تھی ان کی آواز، لہجے اور تلفظ میں...کہ ان کے پاس سے پھر اٹھنے کو جی ہی نہیں چاہتا تھا۔ اس دوران وہ اپنی اور اپنے متعلقین کی بابت ضروری گفتگو کرتے ہوئے کئی شرعی مسئلے مسائل پوچھ کر ان پر عمل پیرا ہونے کی حتی الامکان کوشش کرتے۔ ہماری مجلس اگرچہ وقت کے اعتبار سے بسا اوقات مختصر ہی ہوتی مگر اس میں مرحوم کی خوش مزاجی اور مسائل کے بارے میں سمجھنے کی کوشش مجھے بہت متاثر کرتی۔

یہ پر نور اور ذی وقار شخصیت مرحوم ظفر سعید صاحب کی تھی، جو حقیقت میں اسم با مسمیٰ تھے۔ یعنی ان کی ظاہری زندگی بھی ظفر اور سعید (کامیاب اور خوش نصیب) تھی۔ ان کی مختصر روداد یوں ہے کہ پیدائش 1941ء میں انڈیا میں ایک قصبے سہارن پور میں ہوئی، قیام پاکستان کے بعد ان کی فیملی کراچی میں منتقل ہوئی، 1972ء میں IBA کراچی سے گریجویشن مکمل کیا، اس کے بعد روزگار معاش کے لیے PICIC اور بعد ازاں NIB بینک سے وابستہ رہے اور 2010ء میں اپنی نوکری سے فراغت حاصل کی۔ یہاں سے ان کی زندگی میں اہم اور سعادت مند مرحلہ آیا اور انہوں نے تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار فرمائی، 2016ء میں مقامی تنظیم میں ناظم مالیات کے عہدے پر بھی فائز رہے، تا دم مرگ قرآن اکیڈمی میں رضا کارانہ ناظم مطبخ اور شعبہ خدام کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔ علاوہ ازیں تنظیم اسلامی کے تحت ہر سال ماہ رمضان المبارک کے موقع پر The Venue Banquet میں دورۂ ترجمۂ قرآن حکیم میں استقبالیہ و انفاق کی ذمہ داریاں بھی بخوبی نبھاتے رہے۔ 1997ء میں مرحوم کی اہلیہ اپنے چار بچوں کو سوگوار چھوڑ کر وفات پا گئیں، جن میں بالترتیب 18 اور 12 سال کی دو بیٹیاں اور 10 اور 8 سال کے دو بیٹے شامل تھے۔ بعد ازاں مرحوم نے تن تنہا ہی کسب معاش کے ساتھ ساتھ ان چاروں بچوں کی پرورش میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ چار سال قبل ان کے بڑے بیٹے کی وفات نے

انہیں شدید صدمے سے دوچار کیا، مگر اپنی بقیہ اولاد کے لیے انہوں نے خود کو جبل استقامت کے روپ میں پیش کر کے نہ صرف خود کو سنبھالا بلکہ انہیں بھی صبر کا حوصلہ دیا۔ بالآخر دو دن کی مختصر ترین علالت کے بعد مقامی ہاسپٹل میں 4 جنوری 2025ء کو تقریباً 83 سال کی عمر پا کر اپنی جان جان آفریں کو سپرد کر گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

اپنے جذبات کو شیرینی سے لبریز رکھے ہوئے اپنی عمر کے جن ایام کو گزار رہے تھے اس عمر میں عموماً لوگ کھوسٹ ہو جاتے یا کم از کم چڑچڑے پن کا شکار ضرور ہو جاتے ہیں۔ لیکن قربان جائیے ان کے ایمان پر، جس کی برکت سے اللہ نے تادم حیات ان کے دل و دماغ کو تروتازہ رکھا۔ قرآن میں ہے کہ اللہ جل شانہ جس شخص کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دے تو وہ شخص اپنے رب کے نور پر گامزن ہوتا ہے۔ ایسا دل و دماغ کیوں نہ معطر ہو، ایسا سینہ کیوں نہ شیرینی سے لبریز ہو جس کے ایمانی اعمال کی گواہی محلہ کی مسجد کے امام صاحب تک دیں، جو اس بوجھل عمر میں بھی اپنی عمر کے آخری ایام دینی ادارے میں اپنی رضاکارانہ خدمات پابندی سے سرانجام دیتا، جو خود غرضی کے اس بدنما دور میں ناتوانوں اور غریبوں کا سہارا بنتا، الجھن میں مبتلا لوگوں کا مداوا بنتا، بے سہاروں کا سہارا بنتا، کسی کے جینے کی وجہ بنتا۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اعمال کا اعتبار خاتمے پر ہے۔ یعنی کسی انسان کا خاتمہ خوب ہے تو اس کے نیک اعمال بھی خوب ہیں اور روز قیامت اس کے کام ضرور آئیں گے۔ لیکن اگر نعوذ باللہ انسان کا خاتمہ بھلا نہیں تو شدید خوف ہے کہ اس کے نیک اعمال بھی بے کار جائیں، اور روز قیامت اس کے کچھ کام نہ آئیں۔ آج مرحوم ظفر سعید اگرچہ ہمارے درمیان موجود نہیں مگر اپنے خاتمے پر وہ ہمیں بہت سے اسباق دے گئے ہیں کہ ان کے اعمال حسنہ کی ہم پیروی کریں اور انہیں ہمیشہ کے لیے اپنی دعائے مغفرت میں زندہ رکھیں۔ اس لیے ان کا حق ہے ہم پر کہ ہم سب مل کر اپنے ہاتھ بارگاہ ایزدی میں بلند کریں اور ان کے لیے دعا کریں کہ اے ہمارے حقیقی خالق! تیرے نبی کی یہ بات ہم تک پہنچی کہ جب تک بندہ مخلوق کے کاموں میں لگا رہتا ہے اللہ اس کے کام کو سنوارتا رہتا ہے۔ تیرے بارے میں ہم نے یہ بھی سنا کہ زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ الٰہی! جب تک یہ بندہ زندہ رہا حسب استطاعت اس نے تیری مخلوق کی دادرسی کی، دستگیری کی، تیری عبادت کی، تیرا ذکر کیا، جس کی گواہی ہم میں سے ہر جاننے والا دیتا ہے۔ لیکن اب اسے تو نے بلا لیا، یہ بندہ تیری بارگاہ میں ہے۔ خدایا تیرا حبیب بھی سچا، اس نے تیرے بارے میں بتایا، تُو بھی سچا، اور جو تیرا بھرم ہے وہ بھی پکا۔ الٰہی آج اسے تیرے رحم اور تیرے کرم کی ضرورت ہے۔ الٰہی آج وہ تیری درگاہ میں تیرے سامنے بے بس اور لاچار کھڑا ہے۔ ہم تجھی سے مانگتے ہیں کہ اسے اپنی دامن رحمت میں لپیٹ لے، فردوس کی کنجی اس کے لیے وا کر دے، رحمت کے خزینوں میں اسے ڈھانپ لے، تیرے حبیب کے ہاتھوں سے اسے جام کوثر پلا کر سیراب کر دے۔ اسے وہ انعامات اور وہ خلعتیں نواز جسے دیکھ کر لوگ رشک کریں۔ اور وہ بندہ خود کہے کہ "میں نے اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا۔"

تربیت اولاد۔۔۔(دوسری قسط)

راشد افتخار

ناظم شعبۂ رابطہ، قرآن اکیڈمی، یاسین آباد

ایمانی تربیت:

بچہ جب بولنا شروع کرے تو اُس کو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لینا سکھائیں۔ حدیث میں ایسے ماں باپ کے پچھلے گناہوں کے معاف کر دینے کی خوش خبری ملتی ہے۔ بچہ جب عقل و شعور کی عمر کو پہنچے تو اُسے ایمان کی بنیادی باتیں اور اُصول سمجھائے جائیں۔ بچہ کو سب سے پہلے کلمہ اور ایمانِ مجمل و مفصل سکھائیں۔ تھوڑا بڑا ہونے پر سب سے پہلے اُسے حلال و حرام کے احکامات سکھائیں۔ قرآن حکیم کا ناظرہ پڑھائیں اور تلاوت قرآن حکیم کا عادی بنائیں۔ سات سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے اُسے طہارت کے بنیادی مسائل و نماز کا طریقہ سکھائیں اور سات سال کے بعد نماز کی ادائیگی کا حکم دیں اور دس سال کے بعد سختی شروع کریں۔ یہی حکم روزے کا ہے جب اس قابل ہو جائیں تو روزہ رکھوایا جائے تاکہ بچہ عبادات سیکھے اور نو عمری سے ہی اُن کا عادی بنے۔ بچے کے دل میں اللہ کے خوف کا احساس پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ (ق: 16)

”ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے دل میں جو خیالات آتے ہیں ہم اُن کو جانتے ہیں اور ہم رگِ جان سے بھی زیادہ اُس کے قریب ہیں۔“

لہذا بچوں کو اس کی تعلیم دی جائے کہ دل میں جو خطرات و خیالات گزرتے ہیں اُن کو بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے اللہ کا علم انہیں بھی اپنے احاطے میں لیے ہوئے ہے۔ اسی کے ساتھ بچوں کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ اور اہلِ بیت و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت پیدا کریں کیونکہ حضور ﷺ کی محبت شرطِ ایمان ہے۔ حدیث مبارکہ جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ. (وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى، وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ) (صحيح البخارى، رقم الحديث: 15 - 14)

”قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک میں اُس کے نزدیک اُس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔“

والدین پر لازم ہے کہ نبی کریم ﷺ کی محبت کے میدان میں آپ ﷺ کے ادب و احترام و توقیر کی طرف بھی بچے کے ذہن کو متوجہ کریں، چنانچہ جب آپ ﷺ کا نامِ مبارک سامنے آئے تو ﷺ کہنا سکھلائیں۔ جب بچہ درود شریف پڑھنے کی عادت کو اپنائے گا تو اس کی برکت سے آپ ﷺ کی محبت خود بخود حاصل ہو جائے گی۔ یہ آپ ﷺ کے نام کے آداب میں سے ہے اور بچوں کو ادب سکھانا والدین کا شرعی فریضہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے: ”اپنے بچوں کو تین باتیں سکھاؤ، اپنے نبی ﷺ سے محبت اور اُن کے اہلِ بیت سے محبت اور قرآن کی تلاوت۔“ (طبرانی)۔

بچوں کو حضور اکرم ﷺ کے غزوات، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت، عظیم مسلمان قائدین کی سوانح حیات اور تاریخ اسلام کے بہادروں کے کارنامے اُن کو سنائیں۔ اس طرح بچوں میں اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے کا جذبہ پیدا ہو گا اور اُن کو اپنی تاریخ سے آگاہی حاصل ہو گی۔

بچوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دیں تاکہ اُن کے دلوں میں مال جمع کرنے، خزانہ اکٹھا کرنے کا جذبہ نہ پیدا ہو بلکہ دوسروں کی مشکل میں ان کی مالی اور اخلاقی مدد

کرنے کی عادت فروغ پائے۔ اولاد کو وعدہ خلافی کی بری عادت سے بھی بچانا چاہیے کیونکہ اچھا مسلمان وہی ہے جو وعدے کی پاسداری کرے۔ وعدہ خلافی بھی ایک طرح کا جھوٹ ہے اور گناہوں میں شامل ہوتا ہے۔ لہذا بچوں میں یہ عادت ڈالی جائے کہ جب وہ کسی سے وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں۔

اخلاقی تربیت :

بچے کی ایمانی تربیت کے ساتھ ساتھ اُس کی اخلاقی تربیت بھی نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ اخلاقی تربیت سے مراد بچہ میں اچھے اوصاف پیدا کرنا ہے اور برے اوصاف سے بچانا ہے۔ بچہ کا شروع سے ہی ان کا عادی بننا لازمی ہے تاکہ یہ فضائل و کمالات اُس کی گھٹی میں پڑجائیں، اخلاق و کردار سے متعلق یہ فضائل ایمانِ راسخ اور صحیح دینی تربیت کے ثمرات میں سے ایک ثمرہ ہیں۔ اسلام کی نظر میں بہترین تربیت کا دارومدار دیکھ بھال اور نگرانی پر ہے اس لیے والدین اور مربیوں کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بچے اِن چار بری باتوں اور بدترین اوصاف سے دور رہیں۔

اس میں اول درجے کی برائی بچے کا جھوٹ کی عادت میں بتلا ہونا ہے۔ جھوٹ سب سے بری خصلت ہے، اِس کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔ بچوں کے دلوں میں اس کی نفرت بٹھائیں اور جھوٹ و نفاق کی گندی عادتوں سے دور رکھیں۔ دینِ اسلام نے جھوٹ کو منافق کی نشانی بتلایا ہے۔ دوسرے درجے کی برائی چوری ہے۔ چوری کی عادت بھی جھوٹ سے کم خطرناک نہیں، اگر بچہ میں شروع سے خوفِ خدا نہ ہو، وہ امانت داری اور حقوق کی ادائیگی کا عادی نہ ہو تو آہستہ آہستہ دھوکہ باز، چور، خائن اور دوسروں کا ناحق مال کھانے والا ایسا بدبخت مجرم بن جاتا ہے، جس سے اہلِ معاشرہ پناہ مانگتے ہیں۔ اس لیے والدین اور مربیوں کو اس پر خصوصی توجہ دینا چاہیے۔

تیسرے درجے پر گالم گلوچ اور بدزبانی آتی ہے۔ بچوں اور معاشرے میں یہ گندی عادت بھی عام ہے، جس کی بنیادی وجہ قرآن کریم کی ہدایات اور اسلامی تربیت سے دوری ہے۔ یہ بری عادت بچوں میں گھر کے ماحول یا باہر کے برے دوستوں سے پیدا ہوتی ہے۔ خود اُن کے ساتھ پیارا رویہ اور شائستہ زبان اختیار کریں اور اُن کو بتلائیں کہ فحش گوئی اور بیہودہ پن سے شخصیت مجروح ہوجاتی ہے۔ اُنہیں وہ احادیث سنائیں جن میں فحش گوئی اور گالم گلوچ سے منع کیا گیا ہے اور سخت سزا اور دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ اس کے بعد بے راہ روی و آزادی ہے۔ آج کل بے حیائی، آزادی اور بے راہ روی کا دور دورہ ہے، نوجوان لڑکے اور لڑکیاں مغربی افکار کے پیچھے پڑ کر گمراہی اور بے حیائی کے سیلاب میں بہے جارہے ہیں۔ اس لیے سرپرستوں اور مربیوں کو نوجوانوں کی تربیت اسلام کے اخلاقی اصولوں کے مطابق کرنی چاہیے تاکہ وہ ممتاز اسلامی شخصیت بنیں۔

جسمانی تربیت :

بچوں کی ایمانی اور اخلاقی تربیت کے ساتھ اُن کی جسمانی تربیت کی ذمہ داری بھی بہت اہم فریضہ ہے، والدین بچے کے سلسلے میں اپنے اوپر واجب لوازمات و حاجات مثلاً اچھی غذا، صاف ستھرے مکان اور لباس پوشاک کا خیال رکھے، تاکہ بچے ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہ کر صحت مند اور تندرست و توانا بنیں۔ کھانے پینے میں بازاری اشیاء سے حتی الامکان بچاتے ہوئے اور سونے میں حفظانِ صحت کے اُن اُصولوں کا خیال رکھیں جن کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ بچے کو چہل قدمی و ورزش کرائیں اور شہسواری سیکھنے کی تلقین کریں۔ سادگی اختیار کرنے اور حقیقت پسند بننے کی تلقین کریں۔ عیش و عشرت میں پڑنے اور ناز و نعمت میں مستغرق نہ ہونے دیں۔ بچے کو حقیقت پسندانہ اور مردانہ زندگی گزارنے کا عادی بننا چاہیے اور لااُبالی پن، سستی اور آزادی و بے راہ روی کی زندگی سے بچانا چاہیے۔ مربی کو اُن تمام چیزوں پر بھی نظر رکھنی چاہیے جو جسم کو تباہ اور صحت کو برباد کرنے والی اور بیماریوں کا ذریعہ ہیں، جیسے کہ پان گٹکا، چھالیا، منشیات کا استعمال، سگریٹ نوشی، مُشت زنی اور زنا و لواطت وغیرہ۔ اس لیے کہ یہ تمام عادتیں انسان کے اعضائے رئیسہ کو نقصان پہنچانے اور دوسرے خطرناک امراض کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اگر بچے میں کسی بھی بیماری کی علامت ظاہر ہو تو مربی کو فوری طور پر اُس مرض کے ماہر سے رجوع کرنا چاہیے، تاکہ نبی کریم ﷺ کے اُس قول کی تکمیل ہو جسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے :

"اے اللہ کے بندو! علاج کرو اس لیے کہ اللہ عزوجل نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر یہ کہ اُس کی دوا و شفا بھی نازل فرمائی ہے۔" (رقم الحدیث: 2038)

دینی و عقلی تربیت:

اسی کے ساتھ بچے کی دینی اور عقلی تربیت کے لیے بچے کے ذہن کو علوم شرعیہ، علمی عصری تہذیب و ثقافت اور فکری و نفسیاتی سوجھ بوجھ پر مبنی ایسی نفع بخش چیزوں سے آراستہ کیا جائے جو اس کے افکار میں پختگی پیدا کردیں اور علمی و ثقافتی لحاظ سے کامل و مکمل انسان بنا دیں۔ اس میں سب سے پہلے تعلیمی ذمہ داری آتی ہے۔ اسلام کی نظر میں یہ مسئولیت نہایت اہم و نازک ہے، اس لیے مربی پر بچوں کی تعلیم اور ان کو علم و ثقافت سے سیراب ہونے کے قابل بنانے کے سلسلے میں دینِ اسلام نے بڑی ذمہ داری عائد کی ہے۔ اس سے خداداد صلاحتیں اُجاگر ہوتی ہیں، فضل و کمال اور عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے جو وحی آئی وہ علم سے متعلق تھی۔ (سورۃ العلق۔ آیات ۱ تا ۵) تاکہ علم اور پڑھنے پڑھانے کی حقیقت اور عظمت کا اظہار ہو۔ علم پر اُبھارنے اور علما کی قدر و منزلت بیان کرنے والی آیات و احادیث بے شمار ہیں۔

اُن میں سے چند پیش خدمت ہیں:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ (الزمر: 09)

(بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں؟ یقیناً (اپنے رب کی طرف سے) نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔)

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ (طٰہٰ: 114)

(اور یوں دعا کریں کہ اے پروردگار میرے علم میں اضافہ فرما۔)

احادیث مبارکہ میں:

طالب علم کے لیے جنت کا راستہ آسان ہونے کی بشارت دی گئی۔ (صحيح مسلم)

علم کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ (صحيح مسلم)

طالب علم کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والا شمار فرمایا۔ (جامع ترمذی)

دینِ اسلام نے مربیوں اور والدین کو اس کا ذمہ دار بنایا ہے کہ وہ شروع سے بچوں بچیوں کو ذہنی اور فکری طور سے تیار کریں۔ فکری تربیت کا مقصدیہ ہے کہ بچہ کا تعلق اسلام سے دین و حکومت کے اعتبار سے، قرآن کریم سے نظام و قانون کے اعتبار سے، اسلامی تاریخ سے عزت و عظمت کے لحاظ سے، عمومی اسلامی تہذیب و تمدن سے فکری و روحانی طور پر اور اسلامی دعوت کے ساتھ جرأت مندانہ فعال رابطہ و لگاؤ اور خصوصی تعلق ہو۔ بچے کو پہلے قرآن کریم، احادیث مبارکہ، انبیاء کرام علیہم السلام، سلف صالحین کے قصے اور کچھ دینی مسائل سکھائیں اور اگر قرآن کریم حفظ کرادیا جائے تو سونے پر سہاگہ۔ بچوں میں دینی سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے اُن پر بھرپور توجہ اور مکمل رہنمائی فراہم کریں۔ اپنی طرف سے عمدہ و بہترین عملی نمونہ پیش کریں۔ اُن کے اندر مطالعہ کی عادت کو فروغ دیں کیونکہ معیاری کتب کا وسیع مطالعہ اُن کی صلاحتیوں میں اضافہ کا موجب ہوگا۔ اسی کے ساتھ اُن کے لیے اچھے اور سمجھدار ساتھیوں کا انتخاب کریں۔ بچوں کی ذہنی صحت و تندرستی کو بہتر بنانے کے لیے مربیوں کو اُن کو بہترین ماحول فراہم کرنا چاہیے تاکہ اُن کے ذہن کسی بھی طرح کے پراگندہ خیالات سے محفوظ رہیں اور اس طرح وہ ہر قسم کی عاداتِ قبیحہ سے محفوظ رہیں گے۔

(جاری ہے۔۔۔)

دجال اور سورۃ الکہف۔۔ (دوسری قسط)

حافظ حذیفہ محمود

فاضل جامعہ الصفہ واستاذ قرآن اکیڈمی یاسین آباد

دجال، کائنات کا عظیم ترین فتنہ اور سورۃ الکہف

امکانات، خطرات اور تدابیر قرآن وسنت کے آئینے میں

گذشتہ قسط میں ہم نے دجالی فتنے کی ہولناکی کا تفصیلی تذکرہ کیا تھا۔ اس قسط میں ان شاء اللہ ہم دجال کی موجودہ حالت، اس کے خروج سے قبل رونما ہونے والی نشانیوں سے متعلق تفصیلی ذکر کریں گے۔ سواس ضمن میں دراصل بنیادی اساس اوراہم سند کی حیثیت صحیح مسلم کی وہ حدیث رکھتی ہے جس میں مشہور صحابیِ رسول حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ وہ دجال سے ہونے والی اپنی ملاقات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ آیئے! پہلے اس حدیث کے مضمون کا جائزہ لیتے ہیں:

حدیثِ تمیم داری رضی اللہ عنہ:

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی مشہور حدیث ہے جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ وہ قبیلۂ لخم اور قبیلۂ جذام کے تیس آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سمندر کے سفر پر روانہ ہوئے، پھر ہم تیزی سے چلے اور خانقاہ میں داخل ہو گئے وہاں ہم نے بھاری بھرکم قد کاٹھ کا ایک آدمی دیکھا جس کے گھٹنوں سے ٹخنوں تک بندھی ایک لوہے کی زنجیر تھی اوراس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے تھے۔ ہم نے نام پوچھا "تیرا برا ناس ہو تو کیا چیز ہے؟" اس نے کہا "میرا پتہ تمہیں چل جائے گا یہ بتاؤ تم کون ہو؟" ہم نے کہا ہم عرب سے آئے ہوئے ہیں ہم جہاز میں سوار ہوئے، سمندر میں طوفان آگیا مہینہ بھر لہریں ہمیں دھکیلتی رہیں یہاں تک کہ اس جزیرے کے کنارے لے آئیں ہم کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے یہاں ہمیں ایک جانور ملا جس کے بدن پر بہت بال تھے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے پیچھے کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا، ہم نے اس سے پوچھا "تیرا ناس ہو تو کیا چیز ہے؟" اس نے کہا "جساسہ ہوں" ہم نے پوچھا یہ جساسہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا خانقاہ میں موجود اس آدمی کی طرف جاؤ وہ تمہاری خبریں سننے کا بہت شوق سے انتظار کر رہا ہے۔ ہم تیزی سے تمہاری طرف آئے اس ڈر سے کہیں یہ شیطان نہ ہو۔

اس نے کہا "مجھے بیسان کے نخلستان کا حال بتاؤ؟" ہم نے کہا "اس نخلستان کے بارے میں کون سی بات پوچھنا چاہتے ہو؟" اس نے کہا "میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا اس کے درختوں پر پھل آتے ہیں یا نہیں؟" ہم نے کہا "ہاں" اس نے کہا "مجھے طبریہ کے جھیل کے بارے میں بتاؤ؟" ہم نے پوچھا "اس کی کون سی بات جاننا چاہتے ہو؟" اس نے کہا "کیا اس میں پانی ہے؟" ہم نے کہا "ہاں اس میں بہت پانی ہے" وہ بولا "اس کا پانی بہت جلد ختم ہو جائے گا" پھر اس نے کہا "مجھے زُغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ؟" ہم نے پوچھا "کون سی بات معلوم کرنا چاہتے ہو؟" زنجیر میں جکڑے ہوئے آدمی نے کہا "کیا چشمہ میں پانی ہے اور لوگ اس پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں؟" ہم نے کہا "اس میں بہت پانی ہے اور شہر کے رہنے والے اس سے کھیتوں کی آبیاری کرتے ہیں" پھر اس نے پوچھا "مجھے نبی امی کے بارے میں بتاؤ؟" اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا "وہ مکہ سے نکل کر یثرب (مدینہ) میں آ گئے ہیں" اس نے پوچھا "کیا عربوں نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے؟" ہم نے کہا "ہاں" اس نے پوچھا "اس نے ان کے ساتھ کیا کیا؟" ہم نے کہا "وہ

اردگرد کے عربوں پر غالب آ چکے ہیں اور انہوں نے ان کی طاقت قبول کرلی ہے "اس پر انہوں نے کہا "کیا واقعی ایسا ہو چکا ہے ؟ "ہم نے کہا "ہاں "اس پر اس نے کہا "ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت قبول کرلیں، اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں، میں دجال ہوں مجھے عنقریب خروج کی اجازت مل جائے گی۔ "[1]

مندرجہ بالا حدیث میں ذکر کردہ مختلف جگہوں کی تفصیلات :

(1) بیسان کا باغ :

بیسان فلسطین میں ایک جگہ کا نام ہے یہ دور فاروقی میں مشہور کمانڈر صحابی حضرت شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا۔ 1926ء میں سقوط خلافت عثمانیہ کے بعد اب یہ اردن کا حصہ بن گیا۔ مئی 1948ء کے بعد اسرائیل نے اس کو اپنے قبضہ میں لے لیا تا حال یہ اسرائیل کے قبضہ میں ہے جو دجالی ریاست ہے۔

(2) بحیرۂ طبریہ کا پانی :

دوسرا سوال اس نے یہ کیا کہ بحیرۂ طبریہ کا پانی خشک ہوا کہ نہیں؟ بحیرۂ طبریہ اسرائیل کے شمال مشرق میں اردن کے سرحد کے قریب ہے اس کی کل لمبائی 23 کلو میٹر، چوڑائی 13 کلو میٹر ہے اس پر بھی اسرائیل کا قبضہ ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کا پانی بھی بغیر کسی ظاہر وجہ کے رفتہ رفتہ خشک ہوتا جا رہا ہے۔

(3) زُغر کا چشمہ :

یہ جگہ بھی اسرائیل ہی میں بحر مردار (جن کو بحر میت بھی کہتے ہیں) کے مشرق میں ہے، دجال کی تفتیش اور تجسس کے عین مطابق یہ تیسری جگہ بھی اسرائیل میں واقع ہے اس کا پانی پوری طرح خشک ہوتے ہی اسے خروج کی اجازت مل جائے گی۔[2]

دجال کہاں سے نکلے گا؟

یہ بھی بہت اہم سوال ہے، لہذا اب ہم ذیل میں ان احادیث کا ذکر کر رہے ہیں، جن میں دجال کے خروج کی جگہ بتلائی گئی ہے :

(1) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

«إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ».

"دجال مشرق کی اس جانب سے خروج کرے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے اس کی پیروی ایسی قوم کریں گی جن کے چہرے موٹی ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے۔"[3]

(2) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

«أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا، بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ. وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ».

"خبردار دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے، وہ مشرق کی جانب ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ مشرق کی طرف اشارہ کیا۔"[4]

---

1 (صحیح مسلم کتاب الفتن وأشراط الساعة،باب قصة الجساسة)

2 (دجال، از مفتی ابو لبابہ صاحب، صفحہ نمبر: 182)

3 (سنن ابن ماجہ: 4072)

4 (صحیح مسلم: 7386)

(3) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا».

"دجال شام اور عراق کے درمیان ریگستانی علاقے سے خارج ہوگا۔" 5

(4) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

«يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ يَهُودِيَّةِ أَصْبَهَانَ، مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْيَهُودِ».

"دجال اصفہان کے علاقے یہودہ سے نمودار ہوگا اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔" 6

(5) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ».

"دجال اصبہان کے شہر یہودیہ سے نکلے گا اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے انہوں نے مشائخ کی شالیں اوڑھ رکھی ہوں گی۔" 7

نوٹ:

حاشیہ میں معجم البلدان کے حوالے سے اس بات کی وضاحت کی کہ اصبہان شہر جو "جے" نامی مشہور جگہ پر ہے۔ اب یہ "شہرستان اور المدینہ" کے نام سے معروف ہے۔ جب بخت نصر نے بیت المقدس فتح کیا تو وہاں کے لوگوں کو قیدی بنالیا اور یہودیوں کو اپنے ساتھ لے گیا اور انہیں اصبہان میں رکھا۔ جے شہر کے ایک طرف ایک محلہ آباد کیا گیا اور یہودیوں کو وہاں بسایا گیا اور اس کا نام یہودیہ رکھا گیا آج کل اصبہان شہر ہی یہودیہ ہے اور الطَّيَالِسَةُ، سبز یا کالے رنگ کی خاص قسم کی چادروں یا ٹوپیوں کو کہتے ہیں۔ 8

(6) حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلا شہر جس میں دجال وارد ہوگا وہی ہوگا جو دو دریاؤں کے سنگم پر ہوگا۔ (اس کی آمد کی وجہ سے) اس شہر کے باشندے تین گروہوں میں بٹ جائیں گے ایک گروہ تو اسی شہر میں قیام پذیر رہے گا، یہ لوگ کہیں گے کہ ہم دجال کے معاملے کو بغور دیکھتے اور پرکھتے ہیں کہ وہ کیا ہے؟ دوسرا گروہ دیہاتوں کی طرف نکل جائے گا اور تیسرا گروہ اپنے قریبی ملحقہ شہر میں چلا جائے گا۔ 9

(7) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دجال روئے زمین کے ایک ایسے حصے سے نکلے گا جو مشرق میں واقع ہے اور جس کو خراسان کہا جاتا ہے، اس کے ساتھ لوگوں کے کتنے ہی گروہ ہوں گے اور ان (میں سے ایک گروہ) لوگوں کے چہرے تہ بہ تہ پھولی ہوئی ڈھال کی مانند ہوں گے۔ 10

(9) حضرت ہیثم بن اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور اس وقت وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے "کیا تم اس علاقے کو پہچانتے ہو جو تمہاری طرف ہے؟ وہ بہت نمکین اور دلدلی زمین ہے۔ جس پر کائی کی طرح کوئی چیز جمی ہوتی ہے اس علاقے کا نام "کوثی" ہے" میں نے کہا ہاں پہچانتا ہوں، انہوں نے فرمایا: "دجال وہیں سے نکلے گا۔" 11

---

5 (صحيح مسلم: 7373)

6 (صحيح مسلم: 2944)

7 (صحيح مسلم: 7392)

8 (دجال، از مفتی ابو لبابہ صاحب، صفحہ نمبر: 72)

9 (دجال، از مفتی ابو لبابہ صاحب، صفحہ نمبر: 85)

10 (دجالی فتنہ، ڈاکٹر عیسیٰ داؤد صفحہ نمبر: 153 بحوالہ: سنن ترمذی، مسند احمد)

11 (دجالی فتنہ صفحہ نمبر: 154 بحوالہ: الفتن نعیم بن حماد)

دورِ جدید کی تحقیق اور دجال کا مقام :

سوال یہ ہے کہ اس وقت دجال اکبر کہاں ہے ؟ سیٹلائٹ اور جدید ترین آلات سے دنیا کا چپہ چپہ چھان مارا گیا تو ابھی تک اس تک رسائی کیوں نہ ہوئی ؟ اصل مسکن اور ٹھکانے تک کیوں نہیں پہنچا ؟

یہودی علماء رہبان دجال اکبر کے حوالے سے متضاد بیانات کا شکار ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ اس کا مسکن "قن" یا "قنم" ہیں کبھی ماوراء الارض طبقات بتاتے ہیں، کبھی زمین کے قریب سیاروں میں اور کبھی خلاء کے نامعلوم مقام میں جس کو یہ لوگ "جبل یا زبل" کہتے ہیں یہی رہائش اس کے ظہور کے وقت روئے زمین میں آکر یروشلم میں قائم ہوجائے گی۔

یہ سب باتیں ان کی جہالت اور شیطانیت پر مبنی ہیں۔ سچی اور پکی بات وہی ہے جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ہے کہ وہ اسی زمین میں مشرقی جانب ایک جزیرے میں فرشتوں کی قید میں ہے یہ رازِ رازہی ہے اس کا پردہ اس وقت فاش ہوگا جب حکم خداوندی ہوگا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجال شام کے سمندر، بحیرۂ روم میں یا یمن کے سمندر، بحر عرب میں نہیں ہے بلکہ وہ مشرق میں ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

دجال آزاد یا قید و بند میں ہے ؟

دجال کے خروج تک زنجیروں میں جکڑے رہنے کا جہاں تک تعلق ہے تو اس بارے میں کوئی حدیث نہیں مل سکی البتہ صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ دجال اپنے خدائی کے اعلان سے پہلے زنجیروں میں جکڑا ہوا نہیں ہوگا۔ (کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ دجال اعلان خدائی سے پہلے عراق پر تین سال حکومت کرے گا اعلان نبوت کرے گا اور پھر اعلان خدائی) میڈیا بلکہ آزاد اور متحرک ہوگا اس کے پاس قوت بھی ہوگی۔ میڈیا کے ذریعے اس کی شخصیت کو ایک مصلح اور عظیم رہنما کے طور پر لوگوں میں اس کی شہرت ہوگی۔ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ وہ پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا، نبوت کا دعویٰ وہی شخص کر سکتا ہے جس کے کچھ پیروکار ہوں اور وہ آزاد ہو کسی نامعلوم جزیرے میں زنجیروں میں جکڑا ہوا شخص نبوت کا دعویٰ کس کے سامنے کرے گا اور کس کو اپنی نبوت پر قائل کرے گا۔ امام حاکم نے اپنی مستدرک میں دجال کے بارے میں طویل حدیث نقل کی ہے۔ جس کا ایک حصہ یہ ہے :

«إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَالشَّامِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا فَإِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي، ثُمَّ يُثْنِي حَتَّى يَقُولَ: أَنَا رَبُّكُمْ وَإِنَّكُمْ لَمْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا».

"بے شک وہ اس راستے نکلے گا جو عراق کے درمیان ہے سو وہ دائیں بائیں بہت فساد پھیلائے گا، اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا، پہلے وہ یہ کہے گا : "میں نبی ہوں" حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، پھر وہ اور دعویٰ کرے گا یہاں تک کہ کہے گا "میں تمہارا رب ہوں" حالانکہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔"

اس حدیث سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ وہ خدائی کے اعلان سے پہلے آزاد ہوگا اس کے علاوہ ایک اور صحیح حدیث بھی اس کو ثابت کر رہی ہے کہ دجال اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دنیا کے حالات سے باخبر ہوگا البتہ مکمل آزادی اور اصل حیثیت خدائی کے اعلان کے بعد ظاہر ہوگی اس سے پہلے کچھ پابندیاں اس پر ہوں گی۔12

(جاری ہے)۔۔۔

12 (دجالی فتنہ، ڈاکٹر عیسیٰ صفحہ نمبر: 199)

حیا بمقابلہ بے حیائی۔ ۔ (تیسری قسط)

حافظ ریان بن نعمان

قرآن اکیڈمی، کورنگی

رحمان کی دعوت بمقابلہ شیطان کی دعوت :

بے حیائی سے بچنا رحمان کی دعوت ہے جو سورۃ النحل کی آیت نمبر 90 میں کچھ اس طرح آتی ہے :

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝٩٠

ترجمہ : بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا اور وہ منع فرماتا ہے بے حیائی سے اور برُائی اور ظلم (و سرکشی) سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

بے حیائی شیطان کی دعوت اور حکم ہے جو سورۃ البقرہ میں یوں بیان ہوا :

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝١٦٩

ترجمہ : بے شک وہ (شیطان) تو تمہیں صرف برُائی اور بے حیائی کا ہی حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرو جو تم نہیں جانتے۔

رحمان کے بندے بمقابلہ شیطان کے بندے :

رحمان کے بندوں کا اجتنابِ فواحش و کبائر کا وصف سورۃ الشوریٰ کی آیت 3 میں یوں بیان ہوا :

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝٣٧

ترجمہ : اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب اُنہیں غصہ آتا ہے (تو) معاف کر دیتے ہیں۔

اور بندۂ مومن کے بنیادی وصف کے طور پر سورۃ المومنون کی آیت 5 اور 6 میں یوں نمایاں کیا گیا :

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝٥ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝٦

ترجمہ : اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا کنیزوں کے جن کے وہ مالک ہیں تو ان پر کوئی ملامت نہیں۔

اور بندۂ مومن کے تکمیلی اوصاف میں بھی یوں مذکور ہے :

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝٦٨

ترجمہ : اور اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور نہ ہی اللہ کی حرام کی ہوئی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ (ہی) وہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔

اور سہواً ارتکابِ فواحش کے فوراً بعد توبہ اور اس گناہ پر عدم اصرار کا ذکر سورۃ آل عمران میں یوں آیا :

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ۙ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝١٣٥

ترجمہ : اور وہ لوگ جب کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو (فوراً) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کے لیے بخشش مانگتے ہیں اور کون ہے جو اللہ کے سوا گناہوں کو بخشے اور جو اُن سے سرزد ہوا وہ اُس پر جانتے بوجھتے اڑے نہیں رہتے۔

جبکہ اس کے برعکس شیطان کے بندوں کا اشاعتِ فواحش کا وصف سورۃ النور کی آیت نمبر 19 میں یوں وارد ہوا :

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾

ترجمہ: بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ اہلِ ایمان میں بے حیائی پھیلے اُن کے لیے دُنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

باحیا اسلامی معاشرہ بمقابلہ بے حیا مغربی معاشرہ:

دین اسلام نے حیا کے نفوذ کے لیے ہمہ جہتی اقدامات کیے ہیں۔ اسلام میں حیا کا مقام و اہمیت اور بے حیائی کی شناعت و قباحت اظہر من الشمس ہے۔ رب کائنات نے لباس جیسی انمول نعمت عطا فرمائی جو ساتر بھی ہے اور موجبِ زینت بھی۔ بے حیائی کی ابتدا ہی سے بیخ کنی کے لیے عورت و مرد کا علیحدہ دائرہ کار مقرر کیا، مرد کو اس کی جسمانی ساخت کے پیشِ نظر معاش کی ذمہ داری دی کہ وہ حال کی فکر کرے، اسی طرح اس کو گھر کا کفیل بنایا۔ معاشی جدوجہد اور مضبوط جسمانی ساخت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو قوام اور سربراہِ خاندان بنایا۔ جبکہ عورت کو تربیتِ اولاد کی ذمہ داری دے کر معاشرے کا مستقبل سنوارنے کا فریضہ سونپا گیا۔ مزید برآں، محرم و نامحرم کی تقسیم کی گئی۔ پھر حیا کا معاملہ چونکہ عورت سے زیادہ متعلق ہے لہذا محرم مردوں کے سامنے عورت کے گھر کے پردے یعنی ستر کے احکامات سورۃ النور میں بیان ہوئے اور نامحرم مردوں کے سامنے گھر سے باہر کے پردے یعنی حجاب کے احکامات سورۃ الاحزاب میں وارد ہوئے۔ زنا کی طرف لے جانے والے دروازوں اور محرکات کا سدباب کیا گیا مثلاً شراب، موسیقی، مخلوط کلچر کو ممنوع قرار دیا گیا، ساتھ ہی ساتھ آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں کے نامحرم کی طرف التفات کو ان اعضا کا زنا قرار دیا گیا (مفہومِ حدیث)۔ چار گواہوں کی عدم موجودگی میں زنا کی تہمت لگانے پر حدِ قذف کا اجراء کر کے اشاعتِ فاحشہ کی روک تھام کی گئی (النور)۔ گویا ابتدا ہی سے ذہنی تربیت اور مختلف النوع بندشوں کے ذریعے بے حیائی کی بیخ کنی اور بذریعہ اشاعتِ حیا اسلامی معاشرے میں سماجی و معاشرتی سطح پر امن و سکون اور عفت و پاکدامنی کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا۔ ان تمام اقدامات کے باوجود اگر کوئی بدبخت اسلامی معاشرے میں زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس پر سخت ترین سزا مقرر کی گئی ہے (غیر شادی شدہ زانی / زانیہ کے لیے سو کوڑے اور شادی شدہ زانی / زانیہ کو رجم کی سزا) تاکہ ایک کو سزا ہو اور سو کو عبرت حاصل ہو۔

اس کے برعکس اگر ہم مغربی معاشرے کا جائزہ لیں تو وہاں خاندانی نظام تہہ و بالا نظر آتا ہے۔ وہاں آزادی کے دلفریب نعرے درحقیقت شرم و حیا سے آزادی کے نعرے ہیں، لباس کے "تکلّف" سے آزادی کے نعرے ہیں، بے راہ روی و نفس پرستی کے نعرے ہیں۔ عورت کو کم سے کم لباس پر لا کر، اشتہاروں اور مارکیٹ کی زینت بنا کر، چراغِ خانہ کو شمعِ محفل بنا کر، آزادی کے نام پر عورت کی عفت و عصمت و عظمت کو تار تار کیا گیا۔ مگر یہ آزادیٔ نسواں کے نعرے کھوکھلے ہیں اور مغرب کے دوغلے پن کا مظہر ہیں۔ کیوں وہاں کسی خاتون کو حجاب لینے کی (قانوناً/اخلاقاً) آزادی نہیں؟ کیوں کسی باحیا مرد کا رہنا وہاں اجیرن ہے؟ کیونکہ ایک باحیا فرد اُن کی بے حیائی پر مبنی اقدار و اطوار اور اسٹینڈرڈز کو عملاً ٹھوکر مارتا ہے۔ گویا فحاشی کی قانونی و اخلاقی سرپرستی کر کے مغرب ایک حیوانی اور حیا باختہ معاشرے کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔ یہ حیوانیت و عریانی وہاں اس درجے کو پہنچ چکی ہے اور اس کے انتہائی مضر، گھناؤنے و دور رس نتائج اس قدر مبرہن ہو رہے ہیں کہ اب ان کے بڑوں کے بھی چودہ طبق روشن ہو رہے ہیں۔ سابق صدر امریکہ بِل کلنٹن کے الفاظ ہیں کہ امریکہ کی آبادی عنقریب ناجائز بچوں پر مشتمل ہوگی۔ فروری، 2013ء کو State of the Union Address میں سابق صدر امریکہ بارک اوباما کہتا ہے: گھر بنا لو، ایک مضبوط گھر ایک مضبوط معاشرے کی ضرورت ہے۔ سابق صدر امریکہ جارج بُش کے الفاظ ہیں: خدا کے واسطے شادیاں کر لو۔ سابق صدر یو ایس ایس آر، گورباچوف کہتا ہے: اب ہمیں عورتوں کو اس کے گھر لانے کے لیے تحریک چلانی چاہیے۔

اِنھی حالات کی پیشن گوئی کرتے ہوئے "ملتِ اسلامیہ کے حُدی خواں" نے اہلِ مغرب کو یوں مخاطب کیا تھا:

دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دکاں نہیں ہے — کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو، وہ اب زرِ کم عیار ہوگا
تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ خودکشی کرے گی — جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

(جاری ہے۔۔۔)

ماہ شعبان کے فضائل واحکام

محمد ایاز ایوب

سینئر معتمد واستاذ قرآن انسٹیٹیوٹ، گلستان جوہر

شعبان لفظ کی وجہ تسمیہ

شعبان قمری سال کا آٹھواں مہینہ ہے، شعبان عربی زبان کا لفظ ہے جو "شعب" سے نکلا ہے جس کے لغوی معنی ہیں "جدا ہونا، شاخ در شاخ ہونا، متفرق ہونا، فاصلہ اور دوری کے ہیں "کیونکہ اس ماہ عرب کے لوگ پانی کی تلاش میں اپنے گھروں اور کھیتوں سے نکل پڑھتے تھے اور دور اور جدا ہوجاتے تھے اس لیے اس کو شعبان کہا جانے لگا۔

اس کے علاوہ ایک اور روایت معروف ہے وہ یہ کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "ما ثبت بالسنۃ" میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یہ بیان فرمایا ہے کہ روزہ دار کی نیکیوں (کے ثواب) میں درخت کی شاخوں کی طرح اضافہ ہوتا ہے، کیونکہ شعبان کے مہینے میں بہت سی نیکیاں تقسیم کی جاتی ہیں، جیسے رمضان کے مہینے میں گناہ جلا دیے جاتے ہیں، اس وجہ سے اس کو شعبان کہتے ہیں۔

ماہ شعبان کی فضیلت واہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت ہی قیمتی بنایا ہے اور بہت سے اعزازات سے نوازا ہے، پچھلی امتیں عمر میں زیادہ اور جسمانی قوتوں میں مضبوط ہوتی تھیں، لیکن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر میں کم اور صحت کے اعتبار سے بھی کمزور ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص انعامات، اعزازات اور اپنی رحمتوں سے نوازا کہ محنت تھوڑی اور بدلہ لا محدود، بے انتہا اجر و ثواب کی سعادت اس امت کو حاصل ہے۔ شعبان رمضان کا مقدمہ ہے جیسے شوال رمضان کا تمتہ ہے، ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص دعا آتی ہے: "اے اللہ! رجب اور شعبان میں ہمارے لیے برکت پیدا فرما اور خیر اور سلامتی کے ساتھ ہمیں رمضان تک پہنچا۔" (شعب الإيمان للبيهقي)

یعنی رمضان المبارک کے استقبال اور احترام کی توفیق عنایت فرما حقیقت یہ ہے کہ شعبان دراصل رمضان المبارک کی تیاری کا مہینہ ہے۔ متعدد احادیث سے ماہ شعبان کی فضیلت ثابت ہے۔

"شعبان کے چاند کا شمار رکھو، رمضان کے لیے۔" (سنن الترمذی)

یعنی جب ماہِ شعبان کی تاریخ صحیح ہوگی تو رمضان میں غلطی نہیں ہوگی، چنانچہ:

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس قدر اہتمام شعبان کے چاند دیکھنے کا فرماتے اس قدر دوسرے مہینوں کا نہیں فرماتے تھے۔" (سننِ ابو داؤد)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (گھر میں) نہ پایا۔ میں آپ کی تلاش میں نکلی تو دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں اور آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا ہوا ہے۔ (جب مجھے دیکھا تو) فرمایا: "عائشہ! کیا تجھے یہ ڈر تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریں گے؟" عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: مجھے یہ خوف تو نہیں تھا لیکن میں نے سوچا (شاید) آپ اپنی کسی (اور) زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نصف شعبان کو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ

(لوگوں) کو معاف فرما دیتا ہے۔" (سنن ابن ماجہ)

مؤرخین لکھتے ہیں کہ بنو کلب کے پاس تقریباً بیس ہزار بکریاں تھیں۔ ایک اور روایت میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات (اپنے بندوں پر) نظر فرماتا ہے، پھر مشرک اور (مسلمان بھائی سے) دشمنی رکھنے والے کے سوا ساری مخلوق کی مغفرت فرما دیتا ہے۔" (سنن ابن ماجہ)

مندرجہ بالا احادیث سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اس ماہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ ایک مہینے میں بہت روزے رکھتے ہیں، جبکہ دوسرے ماہ میں اتنے روزے نہیں رکھتے، (کیا وجہ ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کون سا مہینہ؟" میں نے کہا: شعبان۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "شعبان، جو رجب اور رمضان کا درمیانی مہینہ ہے، سے کئی لوگ غافل ہیں۔ اس مہینے میں لوگوں کے اعمال (آسمانوں کی طرف) اٹھائے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں اٹھایا جائے کہ میں روزے دار ہوں۔" میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ سوموار اور جمعرات کا روزہ ترک نہیں کرتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ان میں بھی بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں۔" (سلسلہ احادیث صحیحہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان سے زیادہ اور کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے، شعبان کے پورے دنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ سے رہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ عمل وہی اختیار کرو جس کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا۔ تم خود ہی اکتا جاؤ گے۔ (صحیح البخاری)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال میں کسی مہینے کے مکمل روزے نہ رکھتے سوائے شعبان کے اسے رمضان سے ملا دیتے تھے۔ (سنن ابی داوٗد) اور یہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خاص تھا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو نصف شعبان کے بعد روزے سے منع فرمایا ہے، تاکہ رمضان کے لیے قوت حاصل ہو جائے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ بعض بزرگوں سے منقول خاص نوافل کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:
"اوراد کی بعض کتابوں میں جو پندرہویں شعبان میں خاص نوافل کی تحریر ہے، یہ کوئی قید نہیں ہے، اور جو چیز شرعاً بے قید ہو، اس کو بے قید ہی رکھو، چونکہ حدیث میں نوافل کی کوئی قید نہیں آئی، بلکہ جو عبادت آسان ہو وہ کرلو، اس میں نوافل بھی آ گئے، اور وہ بھی کسی ہیئت کے بغیر۔" (حقیقتِ عبادت: 466)

شبِ براءت اسلام میں ایک مبارک رات ہے، جس کی فضیلت بہت سی احادیث سے ثابت ہے، بعض لوگ سرے سے اس مبارک رات کے کسی قسم کی فضیلت کے ہی قائل نہیں، جبکہ بعض لوگ اس کو شبِ قدر کے ہم پلہ سمجھتے ہیں، یہ دونوں موقف درست نہیں، بموجبِ حدیث اس رات میں بے شمار گناہ گاروں کی مغفرت اور مجرموں کی بخشش کی جاتی ہے، اور جہنم کے عذاب سے چھٹکارا ملتا ہے، اس لیے عرف میں اس کا نام شبِ براءت مشہور ہو گیا، احادیث میں اس رات کا کوئی مخصوص نام نہیں، بلکہ "لیلۃ النصف من شعبان" کہہ کر اس کی فضیلت بیان کی گئی، (ایک سال کی) زندگی، موت، رزق کے فیصلے اسی رات میں ہوتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات "لیلۃ النصف من شعبان" آئے تو اس رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ اس رات اللہ تعالیٰ سورج کے غروب ہوتے ہی پہلے آسمان پر نزول فرمالیتا ہے اور صبح صادق طلوع ہونے تک کہتا رہتا ہے: کیا کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے معاف کر دوں؟ کیا کوئی رزق طلب کرنے والا ہے کہ اسے رزق دوں؟ کیا کوئی (کسی بیماری یا مصیبت میں) بتلا ہے کہ میں اسے عافیت عطا فرما دوں؟ (سنن ابن ماجہ)

مندرجہ بالا احادیث کا حاصل یہ ہے کہ شعبان کوئی عام مہینہ نہیں بلکہ نفلی اعمال کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔

شب براءت میں کرنے کے کام

عبادت کا اہتمام: اکثر علماء محدثین، فقہاء کرام کے نزدیک شعبان کی پندرہویں رات میں عبادات مستحب عمل ہے، لیکن اس کو واجب سمجھنا بدعت ہے۔

قبرستان کی زیارت: رسول اللہ ﷺ پندرہ شعبان کی رات خلاف معمول صرف زندگی میں ایک بار قبرستان تشریف لے گئے تھے، ہر سال آپ ﷺ کا معمول نہ تھا ہر سال باقاعدگی سے جانا دین میں اضافہ ہے، علمانے لکھا ہے مرد حضرات کبھی کبھار چلے جایا کریں۔

روزہ رکھنے کا حکم: پندرہ شعبان کے دن روزہ رکھنے کا ذکر ایک ضعیف حدیث میں ملتا ہے، محدثین حضرات نے صرف ایک راوی کے قوتِ حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے اس کو ضعیف کہا ہے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب شعبان کی پندرہویں رات ہو، تو اس رات کو قیام (عبادت) میں گزارو، اور اس کے دن میں روزہ رکھو، اس لیے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی تجلی آفتاب کے غروب ہونے کے وقت سے ہی آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوتی ہے، پس فرماتا ہے: خبردار! کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اس کو بخش دوں؟ خبردار! کوئی رزق لینے والا ہے کہ اس کو رزق دوں؟ خبردار! کوئی مصیبت زدہ ہے کہ (وہ عافیت کی دعا مانگے، اور میں) اس کو چھڑادوں؟ خبردار! کوئی فلاں فلاں حاجت والا ہے؟ طلوعِ صبح صادق تک اللہ تعالیٰ یہی آواز دیتا رہتا ہے (رات بھر یہی رحمت کا دریا بہتا رہتا ہے)۔" (رواہ ابن ماجہ، وروح المعانی)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"المرغوبات من الصّيام أنواع: أوّلها صوم المحرّم، والثاني صوم رجب، والثالث صوم شعبان الخ-"(ج: ۱، ص: ۱۰۳، ط: عالمگیری)

اس سے معلوم ہوا کہ پندرہ شعبان کا روزہ فقہا کے ہاں شرعاً مطلوب اور مرغوب ہے، نیز اکابرامت کا اسی پر تعامل ہے، گویا کہ اسے تلقی بالقبول حاصل ہے اور حضرات محدّثین کے اصول کے مطابق ضعیف حدیث کو اگر تلقی بالقبول حاصل ہو جائے، تو وہ حدیث صحیح کے حکم میں ہو جاتی ہے، (ویسے بھی فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث کا معتبر ہونا بھی مسلّم ہے)، جیسا کہ اعلاء السنن کے مقدمہ (ص: ۳۹) پر ہے:

"قد يحكم للحديث بالصحة إذا تلقاه الناس بالقبول وإن لم يكن له إسناد صحيح-"

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت مفتی محمد شفیع، حضرت مفتی محمود گنگوہی و دیگر علما رحمۃ اللہ علیہم کی تصریحات کے مطابق اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے، رکھ لیا جائے تو ثواب ہے، اور نہ رکھیں تو گناہ نہیں۔

شب براءت میں بدعات

لازمی قبرستان جانا: آپ ﷺ اپنی پوری حیات مبارکہ میں صرف ایک دفعہ ہی نصف شعبان کو قبرستان تشریف لے گئے تھے، اس عمل کو لازم قرار دینا اور جو نہ جائے اس شخص پر لعن طعن کرنا شرعاً جائز نہیں۔

شب براءت اور حلوہ: ویسے تو سارے سال میں کسی دن بھی حلوہ پکانا جائز اور حلال ہے، جس کا جب دل چاہے پکا کر کھا لے، لیکن خاص شب براءت میں حلوہ بنانے کا اس قدر اہتمام کرنا (کہ فرائض و واجبات کو ادا کرنے کا اس قدر اہتمام نہیں ہوتا، جتنا حلوہ بنانے کا اہتمام ہوتا ہے) درست نہیں اور بدعت ہے، نہ قرآن میں اس کا ثبوت ہے اور نہ حدیث میں اس بارے میں کوئی روایت ہے، نہ صحابہ کے آثار ہیں اور نہ ہی تابعین اور بزرگان دین کے عمل میں اس کا کہیں کوئی تذکرہ ہے، لہٰذا ان فضولیات اور بدعات سے بچنا چاہیے۔ (افادات از اصلاحی خطبات: ج، ۴،ص، ۳۰۷ تا ۳۱۸)

شب براءت میں نوافل کی باجماعت نماز: اس رات میں نوافل کی باجماعت نماز کی ادائیگی کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے، جن میں سر فہرست صلاۃ التسبیح کی باجماعت ادائیگی ہے، اس حوالے سے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ شریعت نے عبادت کو جس انداز میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے، اسے ویسے ہی ادا کرنا چاہیے، شریعت نے نماز پنج گانہ اور جمعہ و عیدین وغیرہ کو باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن نوافل کو انفراداً ادا کرنے کا حکم دیا ہے، اس لیے کسی نفلی نماز کو (خواہ صلوۃ التسبیح ہو یا کوئی اور) جماعت سے ادا کرنا منشائے شریعت کے خلاف ہے، اس لیے حضرات فقہا نے نفل نماز کی جماعت کو

(جبکہ مقتدی دو سے زیادہ ہوں) مکروہ لکھا ہے اور خاص راتوں میں اجتماعی نماز ادا کرنے کو بدعت قرار دیا ہے، لہذا شب براءت میں (یا کسی اور خاص رات میں) اجتماعی نوافل ادا کرنا بدعت ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج، ۳، ص، ۸۵ تا ۸۸)

آتش بازی: یہ رات بڑی ہی بابرکت رات ہے رحمت خداوندی اپنے جوش میں ہوتی ہے اور نیک اعمال کو اچھے طریقے سے انجام دینے والی رات ہے مگر افسوس کے ساتھ یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ اس رات ہمارے لوگ بالخصوص نوجوان اور بچے ایک ہندوانہ رسم میں بڑے جوش وخروش کے ساتھ ملوث ہوتے ہیں اور وہ رسم ہے آتش بازی جو کہ ہندوانہ تہوار دیوالی کی خاص پہچان ہے۔ اس رسم سے اجتناب کرنا لازم ہے کیونکہ اس کے دو نقصانات ہیں، سب سے پہلا: اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا (آل عمران:156)

ترجمہ: "اے ایمان والو تم نہ ہو (جاؤ) ان کی طرح جو کافر ہوئے۔"

اور ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔" (سنن ابو داؤد)

اب اس کا عمل کا پہلا نقصان یہ کہ آپ کا اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اس وعید کے مطابق امت مسلمہ میں آپ کا شمار نہیں ہوگا۔ اور دوسرا یہ کہ اس رات کو مسلمان عبادات میں مصروف ہوتے ہیں ذکر، تلاوت، نوافل جیسے اعمال انجام دے رہے ہوتے ہیں اور باہر آتش بازی اور بم پٹاخوں کی آواز سے عبادات میں خلل پڑھتا ہے۔

چراغاں کرنا: مسجد، گھروں، بازاروں، گلی، محلوں میں خاص کر کے چراغاں کرتے ہیں، موم بتیاں لگائی جاتی ہیں، اضافی لائٹ لگاتے ہیں، یہ سب شعائر اسلام نہیں ہیں، بلکہ اسراف وتبذیر ہے۔ اس کو قرآن پاک یوں بیان کرتا ہے:

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ. (بنی اسرائیل: 27)

ترجمہ: "بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔"

ایک اور مقام پر قرآن پاک نے اس کو یوں بیان کیا ہے:

وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ. (الاعراف:31)

ترجمہ: "اور اسراف نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

علی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ روشنی کی بدعت اوّل برامکہ سے شروع ہوئی جو ایک آتش پرست قوم گزری ہے، وہ قوم مسلمان تو ہوگئی، لیکن آتش پرستی کے اثرات پھر بھی ان کی زندگی میں نمایاں تھے، یہ لوگ اس موقع پر خاص طور سے روشنی کا اہتمام کرتے تھے، عباسی خلیفہ ہارون الرشید اور مامون الرشید کے دورِ خلافت میں قومِ برامکہ کو عروج حاصل تھا، جس کی وجہ سے یہ منکرات اہلِ اسلام میں رواج پا گئیں۔

مُردوں کی روح: بعض لوگ اعتقاد رکھتے ہیں کہ شبِ براءت وغیرہ میں مُردوں کی روحیں گھروں میں آتی ہیں اور دیکھتی ہیں کہ کسی نے ہمارے لیے کچھ پکایا ہے کہ نہیں؟ اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے۔

ماہ شعبان میں اس قسم کی اور بھی بہت سی بدعات جیسے شب براءت کی فاتحہ، اماں عائشہ کی فاتحہ، برتن کا بدلنا، گھر کا لیپنا، مسور کی دال خاص پکانا، قبرستان میں رات گزارنا، چھ رکعات نماز کا اہتمام کرنا شامل ہیں، ان تمام اعمال کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ان کا کہیں ذکر ملتا ہے۔

آخیر میں پروردگارِ عالم سے خاص دعا ہے کہ ہم سب کو شعبان کی برکات نصیب فرمائے اور ہر قسم کی بدعات سے بچنے کی توفیق بھی دے، صحت وعافیت کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور دیگر عبادات کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا رب العلمین!

رزق میں برکت کے اسباب

مفتی مسعود الرحمن

استاذ، قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد، حیدرآباد

آج کے دور میں اکثر لوگ رزق کے معاملے میں بے سکونی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ دن رات محنت کرتے ہیں مختلف ظاہری اسباب اختیار کرتے ہیں لیکن پھر بھی دل کی بے چینی اور رزق میں برکت کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے رزق کے لیے ظاہری اسباب پر توجہ مرکوز کر رکھی ہے لیکن معنوی اسباب کو نظرانداز کردیا ہے جو درحقیقت رزق میں برکت کا حقیقی ذریعہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین میں جہاں اخروی معاملات میں رشد و ہدایت کارفرما ہے وہاں اس میں دنیاوی امور میں بھی انسانوں کی رہنمائی کی گئی ہے، جس طرح اس دین کا مقصد آخرت میں انسانوں کو سرفراز و سربلند کرنا ہے اسی طرح یہ دین اللہ تعالیٰ نے اس لیے بھی نازل فرمایا کہ انسانیت اس دین سے وابستہ ہو کر دنیا میں بھی خوش بختی اور سعادت مندی کی زندگی بسر کرے۔

کسبِ معاش اور حصولِ رزق کے اسباب کو قرآن و حدیث میں خوب وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اگر انسان ان اسباب کو اچھی طرح سمجھ کر مضبوطی سے تھام لے اور صحیح انداز میں ان سے استفادہ کرے تو انسانوں کے لیے ہر جانب سے رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔

ذیل میں رزق میں برکت کے چند اسباب تحریر کیے جاتے ہیں:

1۔ دعا کرنا: اپنے رزق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل دعا خود سکھائی ہے:

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ (المائدة: 114)

ترجمہ: "اور تو ہمیں رزق عطا کر، بے شک تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم کہتے ہو: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِيْ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے رزق دینے کا فیصلہ کردیا۔ (شعب الإيمان للبيهقي)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نمازِ فجر سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا۔

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے نفع بخش علم اور پاکیزہ رزق اور قبولیت والے عمل کی دعا کرتا ہوں۔" (سنن ابنِ ماجه)

2۔ استغفار کرنا: جن اسباب کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے رزق طلب کیا جاتا ہے ان میں سے ایک اہم سبب اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ (نوح: 12 - 10)

ترجمہ: "اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی طلب کرو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہارے اموال اور اولاد میں اضافہ کرے گا اور تمہارے لیے باغ اور نہریں جاری کردے گا۔"

چار لوگوں کے لیے ایک ہی وظیفہ

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چار اشخاص آئے، ہر ایک نے اپنی اپنی مشکل بیان کی۔ ایک نے قحط سالی کی دوسرے نے تنگدستی کی تیسرے نے

اولاد نہ ہونے کی اور چوتھے نے اپنے باغ کی خشک سالی کی شکایت کی۔ آپ نے چاروں کو اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کی تلقین کی۔ حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے پاس چار اشخاص الگ الگ شکایت لے کر آئے اور آپ نے ان سب کو ایک ہی بات کا حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنی گناہوں کی معافی طلب کرو تو حضرت حسن بصری نے فرمایا: میں نے انہیں اپنی طرف سے تو کوئی بات نہیں بتائی بلکہ میں نے تو انہیں اسی بات کا حکم دیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے کہلوایا ہے۔ (تفسیرِ قرطبی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.(سنن ابو داؤد)

ترجمہ: جو بندہ کثرت سے استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے چھٹکارا اور ہر تنگی سے کشادگی عنایت فرماتے ہیں اور اسے ایسی راہوں سے رزق عطا فرماتے ہیں جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

3۔ پاکیزہ زندگی کی خاطر نکاح کرنا:

رزق میں برکت و کشادگی کا ایک ذریعہ گناہوں سے بچنے کے لیے نکاح کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىِٕكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۳۲ (النور: 32)

ترجمہ: تم میں سے جو مرد و عورت بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک بخت غلام اور باندیوں کا بھی اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص وہ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرماتے ہیں: ایک اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا دوسرا مکاتب غلام جو ادائیگی کی نیت رکھتا ہو اور تیسرا نکاح کرنے والا جو پاک دامنی کی نیت سے نکاح کرنے والا ہو۔ (سنن الترمذی)

4۔ تقویٰ (اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے زندگی گزارنا)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝۲ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ (الطلاق: 3 - 2)

ترجمہ: جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے چھٹکارے کی راہ نکال دیتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تقویٰ کی تعریف میں لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی پابندی کرنا۔ تقویٰ کی معنیٰ یہ ہیں کہ انسان ایسے کاموں سے بچا رہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب کا سبب ہوں۔

مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس شخص میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو گئی تو اللہ تعالیٰ اس کو دو نعمتوں سے نوازیں گے: ایک اس کو ہر غم اور مصیبت سے نجات دیں گے اور دوسرا اللہ تعالیٰ اس کو وہاں سے رزق عطا فرمائیں گے جہاں اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں رزق کے ظاہری و معنوی اسباب اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری زندگیوں میں برکت اور خوشحالی عطا فرمائے۔ آمین

شان ابوالتراب رضی اللہ عنہ

حافظ عبدالرافع ماجد
سابق طالب علم، قرآن اکیڈمی یاسین آباد

شانِ ابوالتراب کی بات کی جائے تو پوری امتِ مسلمہ کے ذہن میں ایک ہی نام آتا ہے امیرالمؤمنین، خلیفہ چہارم، پیکرِ شجاعت، شیرِ خدا، فاتح خیبر، حیدرِ کردار حضرت علی بن ابی طالب کا۔ جن کے بارے میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"وَاَقْضَاهُمْ عَلِّي" (اورامت میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں)۔

آپ کی زندگی ابتدا ہی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیرِ سایہ تربیت میں رہی۔ آپ کی ولادت عام الفیل کے انتیس سال بعد ہوئی۔ اس حساب سے آپ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتیس سال چھوٹے ہوئے۔ آپ کا اسم گرامی علی بن ابی طالب (والدہ نے آپ کا نام حیدر رکھا) آپ کے والد جناب ابو طالب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ ابو طالب کی چچا زاد بہن تھیں۔

قبولِ اسلام واظہارِ اسلام:

آپ نے بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ کی عمر اس وقت دس برس تھی۔ جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریبی رشتہ داروں کو کھانے کی دعوت پر بلایا اور ضیافت کے بعد تین بار بنو ہاشم کے سامنے دعوتِ دین رکھی لیکن کسی نے اس پر کان نہ دھرا۔ ایسے میں آپ اٹھے جو سب سے کم عمر تھے اور فرمایا:

اگرچہ میں عمر میں سب سے چھوٹا ہوں۔ میری آنکھیں دکھتی ہیں اور ٹانگیں پتلی اور کمزور ہیں۔ تاہم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست و بازو بنوں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دوں گا۔

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے والد جناب ابو طالب نے نماز پڑھتے دیکھا تو دریافت کیا کہ بیٹا تم یہ کیا کر رہے ہو۔ آپ نے جواب دیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آیا ہوں اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں۔ ابو طالب نے جواب دیا: بیٹا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں بھلائی کے سوا کبھی کسی چیز کی طرف نہیں بلائیں گے تم ان کے ساتھ لگے رہو۔

کنیت والقابات:

ابوالحسن رضی اللہ عنہ:

جو آپ کے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی وجہ سے تھی۔

ابوتراب:

بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو ڈھونڈتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ زمین پر بے تکلفی سے سو

رہے ہیں، چادر جسم سے سرک گئی ہے اور جسم غبار آلود ہو گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے آپ کا بدن صاف کیا اور نہایت محبت بھرے لہجے میں فرمایا: "اِجْلِسْ يَا أَبَا تُرَاب" (اے مٹی والے! اب اٹھ بیٹھو!) حضور ﷺ کی عطا کردہ یہ کنیت آپ کو اتنی عزیز تھی کہ جب کوئی آپ کو "یا ابا تراب" کہہ کر مخاطب کرتا تو خوشی کے مارے چہرہ دمک اٹھتا اور ہونٹوں پر تبسم کی لہر آجاتی۔

آپ کے تین القابات زیادہ مشہور ہیں۔

1۔ اسد اللہ (اللہ کا شیر)

2۔ حیدر (چیر پھاڑ کر دینے والا شیر)

3۔ المرتضیٰ۔ (پسندیدہ یا مقبول)

فضائل و مناقب:

آپ کے فضائل و مناقب میں کئی احادیث مبارکہ موجود ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک مشابہت پائی جاتی ہے کہ ان سے یہود نے بغض رکھا حتیٰ کہ ان کی والدہ پر (بدکاری کی) تہمت لگائی۔ اور نصاریٰ نے ان سے انتہائی محبت کی حتیٰ کہ انہیں اس مقام پر پہنچا دیا جو ان کا مقام نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے بارے میں بھی دو افراد ہلاک ہوں گے۔ ایک میری محبت میں افراط کرنے والا کہ مجھ میں وہ اوصاف گنوائے جو مجھ میں نہیں اور ایک مجھ سے بغض رکھنے والا کہ وہ میری دشمنی میں یہاں تک بڑھ جائے کہ مجھ پر بہتان لگائے"۔ (مسند احمد)

2) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور مجھے یہ خبر بھی دی گئی ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہمیں ان کے نام بتا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے ایک علی ہیں۔" (سنن الترمذی)

3) مدینہ میں صحابہ کرام کے درمیان نبی اکرم ﷺ نے مواخات قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تمام صحابہ کے درمیان مواخات قائم کر دی جبکہ میں یوں ہی رہ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔" (سنن الترمذی)

4) نبی اکرم ﷺ نے اپنی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے کیا۔ (سنن الترمذی)

ابوالتراب رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی نظر میں:

خلافتِ صدیق و فاروق و عثمان میں آپ تینوں خلفاء راشدین کے انتہائی قریبی مشیر رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: "ہم میں مقدمات کے فیصلے کے لیے سب سے زیادہ بہتر علی رضی اللہ عنہ ہیں۔"

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ وضو کے بعد کتنے دن تک موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ علی سے معلوم کرو کیونکہ وہ سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسافر تین دن تین رات تک اور مقیم ایک دن ایک رات تک مسح کر سکتا ہے۔

غزوات و شجاعت:

آپ نے غزوۂ تبوک کے سوا تمام غزوات میں شرکت کی۔

بدر میں مبارزت میں عتبہ اور شیبہ کو قتل کیا۔ بدر میں ۷۰ کافر مارے گئے جن میں سے اٹھارہ یا انیس ابو التراب کے ہاتھوں جہنم رسید ہوئے۔

غزوۂ خیبر کے موقع پر ابو التراب حضور ﷺ کے ہم سفر تھے۔ خیبر میں یہودیوں کے سات قلعے تھے۔ چھ تو فتح ہو گئے لیکن آخری قلعہ قموص زیادہ سخت ثابت ہوا۔ پہلے دوسرے صحابہ اس کی تسخیر کے لیے مامور ہوئے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کل ایک ایسے بہادر کو عَلم دوں گا جو خدا اور رسول کا محبوب ہے اور اس قلعہ کی فتح اس کے لیے مقدر ہے۔ صبح ہوئی تو ہر جاں نثار متمنی تھا کہ کاش اس فخر و شرف کا تاج اس کے سر کی زینت بنے۔ حضور ﷺ نے دفعتاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پکارا۔ وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ حضور ﷺ نے ان کی آنکھوں پر لعابِ دہن لگایا جس سے ان کی تکلیف جاتی رہی۔ پھر علم عنایت فرمایا۔ اس قلعہ کا سردار مرحب نامی یہودی تھا جو فنونِ حرب میں یکتا و یگانہ شمار ہوتا تھا، جسم کے لحاظ سے بھی بڑا لحیم اور شحیم تھا۔ عَلم لینے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: حضور ﷺ کیا میں قلعہ والوں کو قتل کروں؟ حضور ﷺ نے اس موقع پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"نہیں علی پہلے ان پر اسلام پیش کرو، ان کو دعوت دو، کیونکہ تمہاری کوششوں سے اگر ایک شخص بھی مسلمان ہو گیا تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔"

خلافتِ ابو التراب رضی اللہ عنہ:

آپ نے کوفہ کو دارالحکومت بنایا۔ آپ کا دورِ خلافت فتنوں کے سایہ میں رہا۔ قصاصِ عثمان کے مسئلہ پر مسلمانوں کے مابین جنگیں ہوئیں۔ (البتہ یہ جنگیں اجتہاد کی بنیاد پر تھیں۔) خوارج کا فتنہ آپ کے دورِ خلافت میں اٹھا۔

شہادت:

ابن ملجم خارجی نے اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ طے کیا کہ آپ، حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو شہید کر دیا جائے۔ تینوں خارجی ساتھیوں نے ماہ رمضان ۴۰ ہجری کی ایک ہی صبح فجر کے وقت ان اصحابِ رسول ﷺ پر حملہ کیا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے اور بچ گئے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس دن علالت کے باعث امامت کے لیے تشریف نہ لائے۔ آپ کی جگہ کوئی اور صاحب شہید ہوئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کے لیے گھر سے نکلے تو ابن ملجم نے زہر میں بجھی تلوار سے سر پر وار کیا۔ خون کا فوارہ نکلا اور آپ اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے قاتل کو قصاص میں قتل کر دیا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ ہمیں نبی مکرم ﷺ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرتوں کو پڑھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی دولت عنایت فرمائے۔ ہمیں اپنے دینِ متین خدمت کے لیے قبول فرمائے۔

ماہانہ رپورٹ برائے آئینۂ انجمن

قرآن اکیڈمی ڈیفنس

رجوع الی القرآن کورس سال اول کے اکتیسویں بیچ میں 36 طلباء و طالبات آن کیمپس اور 20 آن لائن زیر تعلیم ہیں۔ رجوع الی القرآن کورس کے تحت خصوصی محاضرات و لیکچرز: کے تحت اسلام کی نشاۃ ثانیہ (جاری) زیر تدریس استاذ ڈاکٹر محمد الیاس صاحب، اسلام کا انقلابی منشور از ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ، انجمن کا تعارف اور ڈاکومینٹری از استاذ ڈاکٹر محمد الیاس صاحب، گھر میں دعوت کا کام کیسے کریں از استاذ ڈاکٹر انوار علی صاحب، اجتماعیت اور بیعت کی اہمیت از استاذ محمد ہاشم صاحب اور ابلیس کی مجلس شوریٰ از استاذ ڈاکٹر محمد الیاس صاحب منعقد ہوئے۔

رواں ماہ بحمد اللہ ایکٹیوویک اینڈ کورس اور Winter Faith & Tech Camp اپنے اختتام کو پہنچے، کیمپ میں اٹھائیس بچوں نے مکمل شرکت کی۔ ادارہ کے تمام اسٹاف کے لیے ہفتہ وار تربیتی کلاس ہر بدھ کے دن صبح دس بجے منعقد ہوتی ہے جس میں ماہِ رواں "معیشت کے حوالے سے اسلامی تعلیمات" کے موضوع پر گفتگو جاری ہے۔ جبکہ رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ کی بیان کی تربیت کے لیے بعد نماز ظہر مطالعہ بیان القرآن جاری ہے۔ 07 جنوری کو امیر محترم کی رجوع الی القرآن کورس کے طلباء و طالبات سے عمومی سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی۔ جس میں مستقبل میں کرنے کے کام، مزید دین سیکھنے کے مواقع، بچوں کے مستقبل کی راہنمائی، تنظیم اسلامی کی فکر، تنظیم میں خواتین کے نظم اور دیگر امور پر گفتگو ہوئی۔ علاوہ ازیں) شعبہ خواتین کے تحت بچیوں کے لیے ہفتہ وار Young Muslimah کورس اپنے اختتام کو پہنچا، اور شام کے اوقات میں مختلف مختصر دورانیے کے کورسز جاری ہیں جن میں سیرت صحابیات، تجوید القرآن، تدبر القرآن، تزکیہ نفس اور قرآن اب آسان شامل ہیں۔ مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ کے تمام شعبہ جات میں تدریس جاری ہے۔ 16 جنوری 2025ء کو سالانہ امتحان منعقد ہوئے، جب کہ پانچ طلباء و دو طالبات مورخہ 28 جنوری 2025ء کو منعقد ہونے والے وفاق المدارس کے سالانہ امتحان میں شرکت کر رہے ہیں۔ دراسات دینیہ کے سال اول میں زیر تعلیم 17 طلبہ وفاق المدارس کے امتحان میں شریک ہیں۔

رواں ماہ پہلا جمعہ ڈاکٹر الیاس صاحب، دوسرا جمعہ شجاع الدین شیخ صاحب، تیسرا جمعہ ڈاکٹر الیاس صاحب اور چوتھا جمعہ شجاع الدین شیخ صاحب نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد

رجوع الی القرآن کورس سال اول سیکشن اے میں 41 طلبہ اور 71 طالبات اور سال اول سیکشن بی میں 26 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ جب کہ رجوع الی القرآن

کورس (سال دوم) میں 15 طلبہ اور 20 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

رجوع الی القرآن کورس کے تحت خصوصی محاضرات و لیکچرز میں غسل و تکفین و تدفین میت (استاذ عاطف محمود صاحب) اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری (مولوی عبدالحئ مطمئن صاحب) پر لیکچرز ہوئے۔ جب کہ حلقات و دورات (Short Courses) کے ضمن میں دروس اللغۃ العربیہ، مطالبات قرآن، عربی گرامر برائے قرآن فہمی، علم و عمل برائے طلبہ، علم و عمل لیول 1، علم و عمل لیول 2، علم و عمل لیول 3، عربی تکلم کورس، قصص النبیین، قرآن حکیم کی صرفی و نحوی تحلیل، تذکیر بالقرآن (تجوید القرآن و لفظی ترجمہ)، تجوید القرآن (سہ پہر کورس)، سلسلہ وار دورہ قرآن برائے خواتین، احکام و مسائل طہارت و نماز، دراسات دینیہ دروس اللغۃ العربیہ، مطالبات قرآن، عربی گرامر برائے قرآن فہمی، عربی تکلم کورس، قرآن حکیم کی صرفی و نحوی تحلیل، تذکیر بالقرآن (تجوید القرآن و لفظی ترجمہ)، تجوید القرآن (سہ پہر کورس)، سلسلہ وار دورہ قرآن برائے خواتین اور احکام و مسائل طہارت و نماز کے عنوان سے کورسز جاری ہیں جن میں کل شرکاء کی تعداد 229 تک ہے۔ آن لائن کورسز کے ضمن میں دراسات دینیہ اور قرآن حکیم کی صرفی و نحوی تحلیل و قصص النبیین جاری ہیں۔

مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ کے شعبہ حفظ میں 98، درجہ قاعدہ میں 27 طلبہ زیر تعلیم ہیں جنھیں صحیح احادیث مع ترجمہ اور مسنون دعائیں سنانے اور یاد کروانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ شعبہ مدرسۃ البنین والبنات (سہ پہر کے درجہ قاعدہ میں 165 طلبہ و طالبات اور درجہ ناظرہ میں 111 طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ مغرب تا عشاء حلقۃ میں مقیم طلبہ کرام اور اہل محلہ و گردو نواح سے حضرات تشریف لاتے ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد 52 ہے۔ ماہ گذشتہ میں پانچ جمعوں کے موضوعات یہ رہے: اصحاب کہف (ایمانی اسباق)، تذکیر بالقرآن (سورۃ ق)، تذکیر بالقرآن سورۃ ق (درس دوم)، ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ اور حکمت و احکامات جمعہ۔ جن میں پہلا اور پانچواں جمعہ محترم عاطف محمود صاحب اور تین جمعے محترم سید سلیم الدین صاحب نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

شعبہ تصنیف و تالیف میں ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے منتخب نصاب (تفصیلی ویڈیو) حصہ سوم، درس نمبر 12 خاندانی زندگی کے بنیادی اصول، Part 5 اور درس نمبر 13 (اسلام کی سماجی اور معاشرتی اقدار، سورۃ بنی اسرائیل رکوع نمبر 4-3 کی روشنی میں، part5 کی ترتیب بمعہ فارمیٹنگ (جاری ہے)۔ رسالہ آئینۂ انجمن (ماہ جنوری) کو نئے ڈیزائن اور لے آوٹ پر مکمل کیا۔ ناظم اعلی تنظیم اسلامی جناب عطاء الرحمن عارف صاحب کا مقالہ پانچ نمایاں تحریکات کی پروف ریڈنگ جاری ہے۔ پیغام قرآن سورۃ الحدید کی کمپوزنگ جاری ہے۔ میرا گھر میری ذمہ داری لیکچر دوم کی ایڈیٹنگ پر کام جاری ہے۔

ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے منتخب نصاب (تفصیلی ویڈیو) حصہ سوم، درس نمبر 13 (اسلام کی سماجی اور معاشرتی اقدار، سورۃ بنی اسرائیل رکوع نمبر 3-4 کی روشنی میں، part6) ترتیب جاری ہے۔

قرآن اکیڈمی کورنگی

رجوع الی القرآن کورس سال اول 25 – 2024 میں 09 حضرات اور 30 خواتین تسلسل کے ساتھ شرکت کر رہے ہیں۔ جب کہ "قرآن اور جہاد" کے موضوع پر فکر اسلامی استاذ محمد نعمان صاحب، "اسلامی نظمِ جماعت میں بیعت کی اہمیت" کے موضوع پر فکرِ اسلامی زیر تدریس استاذ محمد ہاشم صاحب

منعقد ہوئے۔

مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ شعبہ بنین کے درجہ حفظ میں 39، درجہ قاعدہ و ناظرہ میں 95 طلباء اور شعبہ بنات میں 128 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ دورانِ ماہ شعبہ حفظ میں 2 طلبہ نے تکمیلِ حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ جب کہ 3 طلبہ نے ناظرہ قران کی تکمیل کی۔ شعبہ خواتین میں ناظرہ قرآن کی کلاس جاری ہے، جس میں تقریباً 26 خواتین زیر تعلیم ہیں۔ شعبہ بنات میں طالبات کے لیے "طہارت، بخل، توحید کے تقاضے، اسلام میں عورت کا مقام" کے موضوعات پر خصوصی و تربیتی لیکچرز منعقد ہوئے۔

حلقات و دورات دینیہ کے ضمن میں تنظیم اسلامی کورنگی شرقی کے تحت قرآن اکیڈمی کورنگی میں شام کے اوقات میں عربی گرامر کورس (برائے حضرات) کی تکمیل مورخہ 01 جنوری 2025ء کو ہوئی۔ اور طلباء کو اسناد بھی فراہم کی گئیں۔ "ہفتہ وار قرآن فہمی کورس" میں 08 حضرات تسلسل کے ساتھ شرکت کررہے ہیں۔ اکیڈمی میں شعبہ خواتین کے تحت جاری امور خانہ داری و تربیتی کورس میں 13 خواتین شریک ہیں۔ جب کہ "حبّ رسول ﷺ" کے موضوع پر ماہانہ درس میں 50 خواتین نے شرکت کی۔ مسجد میں ہر جمعرات بعد نمازِ عشاء ہفتہ وار درسِ قرآن ہفتہ وار زیر تدریس صدرِ انجمن خدام القرآن، سندھ جناب انجینئر نعمان اختر صاحب منعقد ہوتا ہے، جس میں تقریباً 50 حضرات شرکت کرتے ہیں۔

دی ہوپ اسلامک اسکول

پری پرائمری سیکشن میں Fruit Activity منعقد ہوئی۔

قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر

الحمدللہ رجوع الی القرآن کورس میں تدریس کا عمل جاری ہے اس کورس میں 41 طلبہ جس میں 10 سامعین اور 48 طالبات زیر تعلیم ہیں، اس کے ساتھ ساتھ علامہ اقبال کے شہرۂ آفاق نظم ابلیس کی مجلس شوریٰ، (ڈاکٹر محمد الیاس)، درس قرآن کی تیاری کیسے کریں (انجینئر نعمان اختر صاحب)، مدیر سے ملاقات اور سوالات و جوابات (ڈاکٹر انوار علی)، غسل میت اور تجہیز و تکفین (عاطف محمود صاحب) کے عنوان پر خصوصی محاضرات بھی منعقد ہوئے۔ ہفتہ وار قرآن فہمی کورس (برائے حضرات و خواتین) جاری ہے۔

آسان عربی گرامر کورس بذریعہ واٹس ایپ (Batch 02) مکمل ہوا جس میں 42 طلبہ و طالبات کو سند جاری کی گئی، جب کہ (Batch 03) جاری ہے۔ تصنیف و تالیف کے ضمن میں استاذ جناب محمد ایاز ایوب صاحب نے نکاح تربیتی کورس کا خاکہ تیار کیا جبکہ انجمن خدام القرآن میں جاری سرگرمیوں کے خاکے پر کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ مولانا سعید الامین صاحب "مملکت خداداد کی بقاء، سیرت و کردار حضرت عمر بن عبد العزیز راہنما" پر مضمون لکھنے کا کام کررہے ہیں۔

بعد نماز فجر درس قرآن و حدیث کا سلسلہ جاری ہے جس کی ذمہ داری جناب ندیم گیلانی اور قاری غلام اکبر صاحبان ادا کرہے ہیں۔ بعد نماز عصر درس حدیث کا سلسلہ بھی جاری ہے جس کی سعادت جناب قاری غلام اکبر صاحب ادا کررہے ہیں۔ مزید خطاب جمعہ کی سعادت مدیر ادارہ جناب ڈاکٹر انوار علی صاحب حاصل کررہے ہیں، جس کی ریکارڈنگ انجمن خدام القرآن کی ویب سائٹ اور انسٹیٹیوٹ کے YouTube چینل پر اپلوڈ کرنے کا اہتمام بھی کیا گیا اور اس کی ریکارڈنگ تمام حضرات تک فراہم کرنے کے لیے واٹس ایپ کمیونٹی پر بھی شیئر کی جارہی ہے۔

مدرسۃ القرآن برائے قاعدہ و ناظرہ جاری ہے جس میں 51 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ رواں ماہ سالانہ امتحان ہوا، اس کے نتائج اور سرپرستوں سے ملاقات کے

لیے مختصر پروگرام کی تیاری جاری ہے۔

قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد

رجوع الی القرآن کورس، مدرسۃ القرآن برائے قاعدہ وناظرہ کے تحت صبح 9 تا 12 بجے اور دوپہر ظہر تا عصر بچوں کے لیے قاعدہ و ناظرہ قرآن کی تعلیم، اور بعد نمازِ مغرب بالغان کے لیے قاعدہ وناظرہ قرآن کی تعلیم جاری ہیں۔ بروز جمعہ بعد نمازِ مغرب درسِ قرآن، بروز ہفتہ دوپہر کے اوقات میں متفرق سورتوں کی تفسیر میں سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ، سورۃ آل عمران، سورۃ النساء اور سورۃ المائدہ کی تفسیر کا بیان جاری ہے۔ ان شاء اللہ ماہ فروری میں بروز ہفتہ دوپہر کے اوقات میں استقبال رمضان کے موضوع پر شارٹ کورس شروع کیا جائے گا۔ بروز اتوار صبح کے اوقات میں بچوں اور بچیوں کے لیے مطالعہ قرآنِ حکیم کورس جاری ہے۔ بروز اتوار دوپہر کے اوقات میں حضرات کے لیے قرآنی عربی گرامر کا شارٹ کورس جاری ہے۔ دوپہر کے اوقات (پیر تا بدھ) میں نوجوانوں کے لیے The Faith line کے عنوان سے شارٹ کورس الحمد للہ مکمل ہو چکا ہے۔ ماہِ دسمبر میں بذریعہ واٹس ایپ دو (2) کورسز تجویدُ القرآن اور مطالباتِ قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ ادارہ ہذا کے شعبہ سندھی کے تحت ڈاکٹر اسرار احمد ؒ کے دو کتابچوں "انفرادی نجات اور اجتماعی فلاح کے لیے قرآنِ حکیم کا لائحہ عمل" اور "خلافت کی حقیقت" کی کمپوزنگ کا کام بیک وقت جاری ہے۔

قرآن انسٹیٹیوٹ بحریہ ٹاؤن

الحمد للہ حفظ و ناظرہ کی کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے جس میں 51 یعنی درجہ حفظ میں 23 طلبہ اور درجہ قاعدہ و ناظرہ میں 28 طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ شعبہ خواتین میں 18 بچے اور بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ کل تین معلمات اپنی تدریسی خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ انجمن کے تحت "رمضان سے پہلے رمضان کی تیاری" کے عنوان سے ایک لیکچر سیریز کے دو پروگرام منعقد ہو چکے ہیں۔ تمام پرگراموں میں 200 سے زیادہ رفقا و احباب نے شرکت فرمائی۔ مقامی تنظیم بحریہ ٹاؤن کراچی ایسٹ کے تحت ماہانہ دعوتی اجتماع کا انعقاد ہوا جس میں 200 حضرات و خواتین نے شرکت فرمائی۔ نیز مقامی تنظیم بحریہ ٹاؤن ایسٹ کا ماہانہ تربیتی اجتماع بھی منعقد ہوا۔

قرآن مرکز لانڈھی

مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ للبنین والبنات کے درجہ حفظ میں 55 جبکہ درجہ قاعدہ و ناظرہ میں 43 طلبا اور شعبہ بنات میں 49 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ مدرسہ البنین میں بزم طلبا کا انعقاد کیا گیا جس میں طلبا نے قراءۃ، حمد و نعت میں حصہ لیا۔ اس سال مدرسہ کے 12 حفاظ وفاق کے امتحان میں شرکت کر رہے ہیں۔

دعوت و تبلیغ کے تحت ہفتہ وار مجلس تذکیر بالقرآن کے تحت پانچویں منزل میں "سورہ فاطر" کا مطالعہ زیر تدریس ناظم مرکز و مقامی امیر محمد ہاشم صاحب جاری ہے۔ رواں ماہ "قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر ناظم مرکز و مقامی امیر محمد ہاشم صاحب نے خطاب فرمایا۔

شعبۂ ملٹی میڈیا

خطباتِ جمعہ (محترم شجاع الدین شیخ صاحب):

ماہِ جنوری 2025ء میں محترم شجاع الدین شیخ صاحب کے درج ذیل موضوعات پر ہونے والے خطباتِ جمعہ کی ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی جسے انجمن اور تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا پر شائع کیا گیا:

- حصولِ ہدایت بذریعہ جہاد، اخلاص اور احسان
- اہلِ ایمان کی مطلوبہ باطنی صفات
- حقوق العباد: وضاحت و فضیلت اور اہلِ سیاست کی کوتاہیاں

جمعہ (محترم عامر خان صاحب):

ماہِ جنوری 2025ء میں محترم عامر خان صاحب کے درج ذیل موضوعات پر ہونے والے خطبات جمعہ کی آڈیو ریکارڈنگ کی گئی جسے انجمن کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا گیا:

- معراج النبی ﷺ کی حکمت و فضیلت

خطباتِ جمعہ (محترم ڈاکٹر انوار علی صاحب):

ماہجنوری 2025ء میں محترم ڈاکٹر انوار علی صاحب کے درج ذیل موضوعات پر ہونے والے خطباتِ جمعہ کی آڈیو ریکارڈنگ کی گئی جسے انجمن کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا گیا:

- ہمارا گھر اور اسوۂ رسول ﷺ
- اجتماعیت کیوں؟
- قبر اور عذاب قبر

خطباتِ جمعہ (محترم ڈاکٹر محمد الیاس صاحب):

ماہجنوری 2025ء میں محترم ڈاکٹر الیاس صاحب کے درج ذیل موضوعات پر ہونے والے خطباتِ جمعہ کی آڈیو ریکارڈنگ کی گئی جسے انجمن کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا گیا:

- ماہ رجب کی اہمیت
- نکاح کے حوالے سے اسلامی تعلیمات

مبتدی ملتزم تربیتی کورس:

ماہِ جنوری 2025ء میں نگران انجمن کے دو مختصر دروس بتدی ملتزم تربیتی کورس کے لیے مرکز تنظیم اسلامی کو ارسال کیے گئے۔

مدرسین ریفریشر کورس:

ماہِ جنوری 2025ء میں امیرِ محترم کا ایک مختصر اور ایک طویل درس ریکارڈ کیا گیا مدرسین ریفریشر کورس کے لیے۔

درس قرآن:

ماہِ جنوری 2025ء میں نگرانِ انجمن کا ایک مختصر درس درس قرآن کو ارسال کیا گیا۔

مختصر دورانیے کے بیانات (ویڈیو کلپس):

ماہِ جنوری 2025ء میں امیرِ محترم کے خطبۂ جمعہ سے لیے گئے مختصر دورانیے کے (ویڈیو کلپس) کی کل تعداد 17 رہی۔

امیر محترم کے دورہُ ترجمہ قرآن کی ریکارڈنگ:

QTV کو ارسال کیے جانے والے دورۂ ترجمۂ قرآن کے 25 منٹ کے 55 سیگمنٹس ریکارڈ کیے گئے کل دورانیہ 22 گھنٹے 55 منٹ۔

امیر محترم کے دورہُ ترجمہ قرآن کی ایڈیٹنگ:

QTV کو ارسال کیے جانے والے دورۂ ترجمۂ قرآن کے 25 منٹ کے 15 سیگمنٹس کی ایڈیٹنگ، یعنی 6 گھنٹے 25 منٹ ایڈیٹ کیے گئے۔

ورچول بیک ڈراپس (Virtual Backdrops):

Virtual backdrop بنایا گیا نگرانِ انجمن کے اُن مختصر خطابات کے لیے جو مرکزِ تنظیم اسلامی کو ارسال کیے گئے۔

Virtual backdrop بنایا گیا پوڈکاسٹ کے لیے۔

ڈاکٹر انوار علی ابرار صاحب کی ریکاڈنگ:

ڈاکٹر انوار علی ابرار صاحب کی 90 منٹ کی ریکاڈنگ کی گئی۔

- مسئلہ فلسطین تاریخ کے تناظر میں۔

ڈاکٹر انوار علی ابرار صاحب کے بیان کی ایڈیٹنگ:

ڈاکٹر انوار علی ابرار صاحب کے بیان کی ایڈیٹنگ کی گئی۔

خالد قدومی صاحب:

خالد قدومی صاحب کا ایک مختصر بیان ریکارڈ کیا گیا۔

معاونت:

معمار مسجد کے تعمیراتی کاموں میں ملٹی میڈیا کی جانب سے آئی ٹی اور ملٹی میڈیا کے کاموں میں معاونت۔

انجمن خدّام القرآن اغراض و مقاصد

انجمن خدّام القرآن
سندھ، کراچی، رجسٹرڈ

انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے قیام کا مقصد منبع ایمان اور سرچشمہ یقین قرآن حکیم کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے اور اعلیٰ علمی سطح پر تشہیر و اشاعت ہے۔ تاکہ اُمت مسلمہ کے فہیم عناصر میں تجدید ایمان کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے اور اس طرح اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی کی راہ ہموار ہو سکے۔

انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے اغراض و مقاصد:

- عربی زبان کی تعلیم و ترویج۔
- قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق۔
- علومِ قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت۔
- ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم و تربیت جو تعلّم و تعلیمِ قرآن کو اپنا مقصدِ زندگی بنالیں، اور
- ایک ایسی قرآن اکیڈمی کا قیام جو قرآنِ حکیم کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کر سکے۔

☆☆☆

مرکزی دفتر انجمن خدام القرآن 375 – B، علامہ شبیر احمد عثمانی روڈ، بلاک 6، گلشن اقبال، کراچی۔ فون نمبر 7 – 34993436 – 021